مؤذن کے اوصاف

معذور کی اذان وامامت:

سوال: ایک مسلمان جس کے پیر میں تھوڑا سا لنگ ہے اور وہ صحت مند ہے، کام کاج کر لیتا ہے، ایسا شخص امامت کرسکتا ہے، یا مؤذن کا کام کرسکتا ہے؟

هو المصوب

شخص مذکور امامت اور اذان دونوں کا اہل ہے، اس کی امامت واذان جائز ہے۔(۱)

تحریر: محمد ظہور ندوی عفا اللہ عنہ۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۳۶۶/۱)

مؤذن کیسا ہو:

سوال: مؤذن غلط خواں کے بغیر اجازت دوسرے شخص صحیح خواں کو اذان واقامت حسبةً للّٰہ کہنا درست ہے یا نہیں اور جس صحیح خواں کی اذان واقامت سے مؤذن غلط خواں ناراض ہوتا ہو اس کو اذان وتکبیر کہنا کیسا ہے اور مؤذن مذکور کا ناراض ہونا اور شرعاً خواندہ مؤذن ہونا چاہئے یا ناخواندہ بھی پھر اگر باوجود خواندہ کے ایسا مؤذن اذان واقامت کہتا رہے تو نماز میں تو کچھ خلل نہیں آتا۔

الجواب

مؤذن صحیح خواں اور صالح ہونا چاہئے۔(۲) اگر اس کے خلاف مؤذن ہو اور اس طرح پر اذان کہے کہ معنی بگڑ جاویں تو وہ گویا اذان ہوئی ہی نہیں، بلا اذان نماز ہوئی۔ فقط (تالیفات رشیدیہ: ۲۵۹)

(۱) (ویجوز أذان العبد والأعمیٰ وولدالزنا والأعرابی) لأن المقصود هو الاعلام حاصل وغیرهم أولیٰ. (المبسوط للسرخسی، وأذان العبد والأعمی وولدالزنا والأعرابی: ۱۳۷/۱ ـ انیس)

(۲) عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراؤکم. (سنن أبی داؤد، باب من أحق بالإمامة (ح: ۵۹۰ / سنن ابن ماجة، باب فضل الأذان و ثواب المؤذنین (ح: ۷۲۶)

قال الملا علی القاری: وأما حدیث أبی داؤد وابن ماجة " یؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراؤکم" فالمراد بالخیار الصلحاء، وبالقراء العلماء والعلماء أفضل الناس بعد الأنبیاء ولأن القیام بحقوق الإمامة أشق فهو أفضل مآباً وأجزل ثواباً. (مرقاة المفاتیح شرح مشكاة المصابیح، باب فضل الأذان وإجابة المؤذن: ۵۶۴/۲ . انیس)

مؤذن کو دیندار ہونا چاہئے:

سوال: زید کی لڑکی کھلم کھلا ایک کافر کے یہاں رہتی ہے، اور میاں بیوی جیسے برتاؤ دونوں میں ہوتے ہیں، اور زید بھی آتا جاتا اور کھانے کی چیز لاتا ہے، جو سارے گھر کے لوگ کھاتے ہیں، زید مؤذن ہے، تو کیا ایسے شخص کا مؤذن کے فرائض انجام دینا درست ہے؟

(۲) زید کے گھر کا کھانا پینا دوسرے مسلمانوں کے لئے درست ہے؟

(۳) کیا زید کو دین کے کسی کام کے عہدہ پر مقرر کیا جا سکتا ہے؟

(۴) کیا زید کو سماج میں شامل کیا جا سکتا ہے؟

هــو المصــوب

(۱) مؤذن کو بھی دیندار ہونا چاہئے اور زید کا عمل چونکہ بہت غیر مناسب ہے، لڑکی کو جان بوجھ کر کافر کے یہاں آنے جانے کی اجازت دے رکھی ہے، نیز اس پر نکیر بھی نہیں کرتا ہے، لہٰذا اذان دوسرے شخص کو دینا چاہئے۔(۱)

(۲) مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے شخص کو سمجھائیں اور اگر نہ مانے، تو اس سے تعلقات نہ رکھیں، کھانا اس کے یہاں نہ کھائیں۔

(۳) زید کو کوئی دینی عہدہ دینے میں احتیاط سے کام لیں۔

(۴) زید اگر اپنے مذکورہ عمل کو چھوڑ دے، تو اسے سماج میں داخل کر سکتے ہیں۔

تحریر: محمد طارق ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۳۵۹/۱-۳۶۰)

اس مؤذن کا کیا حکم ہے جسے پاکی کی احتیاط نہ ہو اور نہ تلفظ کی:

سوال: جس مؤذن کو پاکی وغیرہ کی تمیز نہ ہو اور اس کے الفاظ اذان بھی بالکل غلط ہوں تو ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرنا درست نہیں، اس کی اذان کا لوٹانا درست ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۸۳/۲)

---

(۱) ثم اعلم أنه ذكر في الحاوي القدسي من سنن المؤذن كونه رجلا عاقلا صالحا عالما بالسنن والأوقات مواظبا عليه محتسبا ثقة متطهرا مستقبلا .(رد المحتار، فائدة التسليم بعد الأذان: ۶۲/۲)

وأماسننه فنوعان، سنن في نفس الأذان وسنن في صفات الأذان، أماالأول فسيأتي، وأماالثاني: فأن يكون رجلًا عاقلاً ثقةً عالماًبالسنة وأوقات الصلاة.(البحر الرائق، باب الأذان: ۲۶۸/۱ .انيس)

(۲) عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم ==

جاہل کی اذان:

سوال: جاہل آدمی کواذان دینا جس کی زبان سے الفاظ مثل پڑھے ہونے کے نہ نکلتے ہوں جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

جو شخص اذان صحیح نہ کہہ سکے وہ اذان نہ کہے، اذان ایسے شخص سے کہلوانی چاہئے جو کلمات اذان کو صحیح کہے خواہ پڑھا ہوا ہو یا نہ ہو۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲/۱۰۰)

اذان واقامت میں جاہلانہ رویہ پراصرار جائز نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے محلّہ کی مسجد دوخاندانوں میں مشترک ہے،اذان واقامت کے لئے نمبر مقرر کیا گیا ہے کہ ایک ہفتہ ایک خاندان کا کوئی فرد اذان واقامت کہے گا اور دوسرے ہفتہ میں اس شخص یعنی دوسرے خاندان کا ایک فرد اذان کردے گا۔اب وہ شخص امی ہے،اس کی باری آنے پر اگر کوئی اذان دیتا ہے تو وہ اسے مارکر نیچے گرا دیتا ہے اور خود دوبارہ اذان دیتا ہے،اسی طرح اقامت بھی خود دوبارہ کہتا ہے،تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: مرحم اللہ بونیر......۱۹/شوال ۱۴۰۱ھ)

== قراؤكم.(المعجم الكبير للطبراني،عكرمة عن ابن عباس (ح: ١١٦٠٣ /السنن الكبرىٰ للبيهقي،باب لايؤذن إلا عدل ثقة للإشراف على عورات (ح:١٩٩٨)/شرح السنة للبغوى،باب من هو أولىٰ بالإمامة (ح:٨٣٧)انيس)

(وليؤذن لكم خياركم)أى صلحاء كم ليؤمن نظره للعورات.(التيسير بشرح الجامع الصغير،حرف اللام:٢/٣١٧.انيس)

ويستحب أ ن يكون المؤذن عالماً بالسنة تقياً فيكره أذان الجاهل و الفاسق،الخ.(غنيةالمستملى:٣٥٩،ظفير)

(۱) وإنما يستحق ثواب المؤذنين إذا كان عالماً بالسنة و الأوقات و لوغير محتسب.(الدر المختار)

أى سنة الأذان.(ردالمحتار،باب الأذان: ١/٣٦٤)

لقوله عليه الصلوٰة والسلام:ليؤذن لكم خياركم،رواه أبوداؤد،الخ.

ويدخل فى الخيارأن لايلحن فى الأذان لأنه لايحل لافى الأذان ولافى القراءة وتحسين الصوت مطلوب لاتلازم بينهما،الخ، وظهرمن هذا أن التلحين إخراج الحرف عمايجوزله فى الأداء،الخ.(غنية المستملى،فصل فى السنن: ٣٦٠،ظفير)

(وليؤذن لكم خياركم)أى أمناء كم ليؤمن نظرهم للعورات وليثق بهم الصائم فى الفطرو المصلى فى حفظ الأوقات.(فيض القدير شرح الجامع الصغير،حرف اللام: ٥/٣٤٧_انيس)

الجواب

بشرط صدق وثبوت یہ شخص جاہل مرکب ہے، اس پر ضروری ہے کہ کتاب وسنت کا اتباع کرے اوران امور شنیعہ پر اصرار نہ کرے۔(۱)وھو الموفق (فتاویٰ فریدیہ:۲/۱۹۵)

بے نمازی اور غلیظ شخص کو مؤذن بنانا درست نہیں:

سوال: جو شخص غلاظت پسند ہواور پاکی ناپاکی نہ جانتا ہو، تارک صوم وصلوۃ ہو، ایسے شخص کو مسجد میں مؤذن وجاروب کش رکھنا کیسا ہے اورایسے آدمی کے ہاتھ سے بھرے ہوئے پانی سے وضوکرنا کیسا ہے؟ بے نمازی کے ہاتھ کا بھرا ہوا پانی غیر مطہر ہے یا نہیں؟ (المستفتی: محمد حسین صاحب (سابرمتی)

الجواب

غلاظت پسند اور بے نمازی کو مؤذن بنانا درست نہیں، اگرچہ اس کے ہاتھ کا پانی مطلقاً غیر مطہر تو نہیں لیکن احتیاطاً اورزجراً استعمال نہ کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔(۲) فقط (کفایت المفتی:۳/۴۸-۴۹)

صوفی جاہل کی بنسبت عالم فاسق کی اذان اولیٰ ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی ایم، اے تک تعلیم یافتہ ہے، پابندی سے بہت اچھے طریقے سے تلاوت قرآن مجید کرتا ہے حروف بھی اچھے طریقے سے ادا کرتا ہے؛ لیکن اس کی داڑھی نہیں ہے، مونڈواتا ہے، کیا اس کے لئے اذان دینا جائز ہے؟ دوسرا آدمی ہے جو بالکل ان پڑھ ہے اور تلاوت قرآن بھی نہیں کرسکتا اور نہ اذان کے حروف اچھے طریقے سے ادا کرسکتا ہے، البتہ اس کی داڑھی ہے، ان دونوں میں سے کون اذان دینے کے لئے بہتر ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: فضل ربی کندی تازہ دین پی نوشہرہ......۲۵/مئی/۱۹۷۵ء)

---

(۱) فرع: والمؤذن يكفي إخباره بدخول الوقت إذا كان بالغاً عاقلاً عالماً بالأوقات مسلماً ذكراً و يعتمد على قوله.(معين الحكام فيمايترددبين الخصمين من الأحكام، قبيل الباب السابع القضاء بقول المرأة بانفرادها: ۹۵. انيس)

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المؤذنون أمناء والأئمة ضمناء ،اللّٰهم اغفر للمؤذنين وسددالأئمة.(الصحيح لابن خزيمة،باب ذكر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم (ح: ۱۵۳۱)انيس)

(۲) من سنن المؤذن كونه رجلاً عاقلًا صالحاً عالماً بالسنن والأوقات،مواظباً عليه،محتسباً ثقةً متطهرًا،الخ.(رد المحتار،باب الأذان: ۱/۳۹۳،ط سعيد)

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــ

واضح رہے کہ محلوق اللحیہ فاسق ہے۔ کما صرح به فی شهادات تنقیح الفتاویٰ الحامدیة.(۱) اور عالم باعمل کی موجودگی میں اس کی اذان مکروہ تحریمی ہے البتہ صوفی جاہل کی بنسبت اولیٰ اور افضل ہے۔

کما فی الدر المختار: ” وفاسق ولو عالماً لکنه أولٰی بإمامة وأذان من جاهل تقی. (هامش رد المحتار: ۱/ ۲۶۳)(۲)وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ:۲/۲۰۹)

فاسق کی اذان، اقامت مکروہ تحریمی ہے:

سوال: فاسق کی اذان واقامت کا کیا حکم ہے؟ اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

فاسق کی اذان واقامت مکروہ تحریمی ہے۔ اس کی اذان کا اعادہ مستحب ہے، اقامت نہ لوٹائی جائے۔

قال فی شرح التنویر: (ویکره أذان جنب وإقامته وإقامة محدث لا أذانه) علی المذهب (و)أذان(امرأة)وخنثیٰ (وفاسق) ... (ویعاد أذان جنب)ندبا وقیل وجوباً(لا إقامته)لمشروعیة تکراره فی الجمعة دون تکرارها.

وقال فی الشامیة تحت(قوله ویکره أذان جنب): وظاهر أن الکراهة تحریمیة،بحر(قوله و یعاد أذان الجنب الخ)زاد القهستانی والفاجر والراکب والقاعد والماشی والمنحرف عن القبلة وعلل الوجوب فی الکل بأنه غیر معتد به والندب بأنه معتد به إلا أنه ناقص قال وهو الأصح کما فی التمرتاشی.(رد المحتار: ۱/ ۳۶۵)والله تعالٰی أعلم

۲/محرم ۱۳۹۰ھ۔ (احسن الفتاویٰ:۲/۲۸۷)

فاسق کی اذان واقامت:

سوال: مسجد کے مؤذن نے بچہ کے ساتھ بالجبر لواطت کیا، پھر اس کے بعد روزے رکھے، اپنے گناہ کی توبہ کی۔ حرام کام کی مغفرت کا اللہ کو اختیار ہے، معاف کرے یا نہ کرے۔ بچے کا باپ یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ پھر وہی مؤذن مسجد میں رکھ لیا گیا، کیا ان کی اذان وامامت درست ہے؟ کیا ایسا کرنا مناسب ہوگا؟

(۲) قال العلامة ابن عابدین فی تنقیح الفتاویٰ:أن الأخذ من اللحیة وهی دون القبضة کما یفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال لم یبحه أحد وأخذ کلها فعل یهود الهنود ومجوس الأعاجم فحیث أدمن علٰی فعل هذا المحرم یفسق.(تنقیح الفتاویٰ الحامدیة،لایباح الأخذ من اللحیة وهو دون القبضة: ۱/ ۳۵۱)

(۳) الدر المختار هامش ردالمحتار،باب الأذان،مطلب فی المؤذن إذا کان غیر مستحب فی أذانه: ۱/ ۲۸۹۔

هــو المصــوب

مناسب ہے کہ مؤذن کو علاحدہ کر دیا جائے، تا کہ مسجد کا انتشار ختم ہو جائے۔توبہ سے گناہ معاف ہونے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے۔(۱)

تحریر: محمد ظہور ندوی عفا اللہ عنہ۔(فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۳۵۹)

فاسق کی اذان کا اعادہ کیا جائے:

سوال: ایک شخص ہر وقت بزرگان کرام بالخصوص ائمۂ مجتہدین کو برا کہتا رہتا ہے اور ان کو کافر کہتا ہے، ایسے ہی تنخواہ لے کر قرآن پاک پڑھانے والوں کو بھی برا کہتا ہے، مگر نماز روزہ کا پابند ہے اور اذان دیتا ہے، لوگ اس کو اذان سے منع بھی کرتے ہیں، مگر زبردستی اذان پڑھ کر اکیلے اپنی نماز پڑھ کر چلا جاتا ہے، اگر وہ اذن کہہ کر چلا جائے، تو وہ اذان دوبارہ کہی جائے یا نہیں؟

الجواب

شخص مذکور فاسق وفاجر ہے، اس کا اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، اس اذان کا اعادہ کیا جائے۔

لما فی الدر المختار علی الشامية: ۱/ ۳٦٤: "ويكره أذان جنب وإقامته وإقامة محدث لا أذانه على المذهب وأذان امرأة وخنثٰى وفاسق، آه.

وفی الشامية على قول الدر (ويعاد أذان جنب): زاد القهستانی والفاجر والراكب والقاعد والماشی والمنحرف عن القبلة وعلل الوجوب فی الكل بأنه غير معتد به، آه. (۱/ ۳٦٥) فقط والله أعلم

بندہ محمد اسحاق غفرلہ معین مفتی، ۱۲/۲/ ۱۳۷۸ھ۔

الجواب صحیح: بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس ملتان۔(خیر الفتاویٰ: ۲/ ۲۰۱)

اپنے آپ کو گناہگار سمجھنے والے کی اذان:

سوال: کیا کوئی شخص جس نے مسجد میں کبھی اذان نہیں دی ہو اور پھر ایک دن امام مسجد اسے اذان کے لیے کہے، جب کہ اس شخص اور امام کے علاوہ کوئی وہاں موجود نہیں ہے تو اس شخص کو اذان دے دینی چاہیے؟ جب کہ وہ شخص اپنے آپ کو گناہ گار سمجھتا ہے، نماز وہ اس وقت پڑھتا ہے، جب ٹائم ہو، دین کی طرف راغب ہے؛ لیکن اپنے آپ کو گناہ گار سمجھتا ہے؟

---

(۱) ويكره أذان الفاسق ولا يعاد، هكذا فی الذخيرة. (الفتاویٰ الهندية، الفصل الأول فی صفة الأذان: ۱/ ٥٤) ==

الجواب

اذان ہر مسلمان دے سکتا ہے، البتہ جو شخص کسی گناہ کبیرہ میں مبتلا ہو، مثلاً: داڑھی منڈاتا یا کتراتا ہو، اس کی اذان مکروہ تحریمی ہے، باقی اپنے آپ کو نیک اور پاک کون سمجھا کرتا ہے؟ اپنے آپ کو گناہ گار ہی سمجھنا چاہیے۔(۱)

(آپ کے مسائل اوران کا حل:۳۰۵/۳)

غلام احمد قادیانی کو نیک اور صالح ماننے والے کی اذان واقامت:

سوال: اگر کوئی شخص درج ذیل خیالات وعقائد پر ایمان رکھتا ہو تو اس کے اذان واقامت کہنے سے پیش امام یا مقتدی حضرات کی نماز میں کوئی خلل پڑتا ہے یا نہیں؟

(الف) یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی بہت ہی نیک اور صالح آدمی تھے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حد تعریف کی ہے۔

(ب) یہ کہ وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا تھا۔

(ج) یہ کہ اس نے نبوت کا دعویٰ بھی ہرگز نہیں کیا۔

(د) یہ کہ نبوت کا دعویٰ کرنے کا جھوٹا الزام لگا کر تو قبر پرستوں نے اس کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کیا ہے۔

الجواب

مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں جو خیالات یہ شخص رکھتا ہے، وہ غلط ہیں، اس کا ثبوت اور قطعی ثبوت موجود ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر ومرتد اور دجال وکذاب تھا، اس نے نبوت کا دعویٰ کیا، (۲) اور قادیانیوں کی ایک بڑی

==　کیوں کہ اذان سے مقصود دو چیزیں ہوتی ہے، اول شعار اسلام کا اظہار، دوسرا دخول وقت کا اعلان کرنا۔ شعار اسلام کا اظہار فاسق کے اذان سے ہوتا ہے، اس لیے فاسق کی اذان درست ہے، البتہ دخول وقت کے اعلان کے سلسلہ میں فاسق کے قول پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ہے، اس لیے فاسق کا اذان دینا مکروہ ہے۔انیس

(۱)　ويكره أذان الفاسق ويستحب إعادة،إلخ.(الفقه الإسلامي و أدلّته:٥٤٢/٢)

أيضاً:ويكره أذان جنب وإقامته وإقامة محدث لا أذانه...وأذان...فاسق.(الدر المختار)

وفي الرد:تحت قوله:ويكره أذان جنب...وظاهر أن الكراهة تحريمية.(الدر المختار مع رد المحتار:٣٩٢/١)

الفسق في اللغة:عدم إطاعة أمر الله وفي الشرع:ارتكاب المسلم كبيرة قصدًا،أو صغيرة مع الإصرار عليها بلا تأويل(قواعد الفقه:٤١٢،التعريفات الفقهية)

(۲)　''نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں''۔(حقیقت الوحی، ص:۳۹۱، خزائن، ج:۲۲، ص:۴۰۶-۴۰۷)　==

جماعت اس کو نبی مانتی ہے۔ نہ یہ جھوٹا الزام ہے، نہ جھوٹا پروپیگنڈہ۔ ان صاحب کو میرے پاس بھیج دیا جائے، میں اس کو مرزا کی کتابیں دکھاؤں گا۔

جب تک یہ شخص بالا خیالات سے توبہ نہیں کرتا، اس کو اذان واقامت کی اجازت نہ دی جائے، ورنہ تمام لوگوں کی نماز، اذان اور اقامت کے بغیر سمجھی جائے گی اور امام اور اہل مسجد سب کے سب گناہگار ہوں گے۔

مرزا غلام احمد کا، دشمن خدا اور رسول ہونا اس قدر واضح ہے کہ جو شخص اس کو مسلمان سمجھے، وہ بھی قطعی کافر ہے۔(۱)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳/۳۱۵-۳۱۶)

غلط عقائد رکھنے والے کی اذان کا حکم:

سوال: ایک آدمی جو کہ احمدی جماعت کا تھا، وہ مرگیا، اس کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ کہتا ہے کہ میری قبر پر دو رکعت نفل پڑھیں اور مغفرت کی دعا مانگیں، اس کا ماموں اہل سنت والجماعت کا تھا، اس نے قبرستان جا کر اس کی قبر پر نفل ادا کی اور دعا مانگی، اس مرزائی کے لئے، جب پھر واپس آیا، تو مولوی صاحب نے اس کو کہا کہ تمہارا عقیدہ ٹھیک نہیں، مرزائی تو کافر ہیں، کافر کے لئے دعاء مغفرت مانگنا ٹھیک نہیں، بالکل گناہ ہے، اس آدمی نے کہا کہ کلمہ پڑھنے والوں کو کافر نہیں سمجھنا چاہئے، وہ مرزائی ہے، اس پر مولوی صاحب نے ان کو اذان اور تکبیر پڑھنے سے روکا ''آئندہ اذان اور تکبیر ہماری مسجد میں نہ پڑھا کریں، جب تم اپنا عقیدہ ٹھیک نہ کرو اور توبہ نہ کرو، تب تک تم اہل سنت کی مسجد میں نہ اذان نہ تکبیر پڑھا کرو'۔ اس کے متعلق آپ فتویٰ دیں کہ اس آدمی کو اہل سنت کی مسجد میں اذان وتکبیر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

==

ایضاً: ''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیا کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں''۔(حاشیہ حقیقت الوحی، ص:۷۲، خزائن، ج:۲۲، ص:۷۶)

أیضاً: '' مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّأْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهُ أَحْمَدُ '' کا مصداق میں ہوں۔(ازالۂ اوہام، طبع اول، ص:۶۷۳، خزائن، ج:۳، ص:۴۶۳)

أبو حازم قال: قاعدت أباهريرة خمس سنين فسمعته يحدث عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال: كانت بنو اسرائيل تسوسهم الأنبياء كلماهلك نبی خلفه نبی وإنه لانبی بعدی، وسيكون خلفاء فيكثرون، الخ.(الصحيح للبخاری، باب ماذكر عن بنی اسرائيل (ح:۳۴۵۵)/الصحيح لمسلم، باب الأمر بالوفاء ببيعة الخلفاء (ح:۱۸۴۲)انیس)

(۱) (وكل مسلم ارتد فتوبته مقبولة إلا)...(الكافربسب نبی)من الأنبياء ... ومن شک فی عذابه وكفره كفر.(الدر المختار:۴/۲۳۱-۲۳۲، باب المرتد)

قال ابن عابدين: قلت: وهذه العبارة فی الشفاء للقاضی عياض المالكی نقلهاعنه البزازی وأخطأ فی فهمها، لأن المراد بها ما قبل التوبة وإلالزم تكفير كثير من الأئمة المجتهدين القائلين بقبول توبته وسقوط القتل بها عنه.(ردالمحتار، مطلب توبة اليأس مقبولة دون إيمان اليأس:۴/۲۳۲. انیس)

الجواب

مرزائی چونکہ باتفاق جمیع علماء اسلام کافر ہیں، دائرۂ اسلام سے خارج ہیں،(۱) جو شخص ان کو اپنی جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے مسلمان سمجھتا ہے، تو اگر چہ ان کے معتقدات کو اچھا نہیں سمجھتا، تب بھی بہت بڑا گناہ گار بنتا ہے۔(۲) جب تک وہ اس سے توبہ نہ کرے، اسے اذان وتکبیر نہ کہنے دی جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود:۱/۸۴۰-۸۴۱)

غلط عقائد کے حامل شخص کو مؤذن مقرر کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص کو مسجد کا مؤذن بنایا جاتا ہے، مگر اس وقت معلوم نہیں تھا کہ شخص مذکور درج ذیل عقائد کا حامل ہے۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر، عالم الغیب، مختار کل اور خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں، سمجھتا ہے، نیز بدعات مروجہ (قیام بعقیدۂ حاضر وناظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سجدۂ تعظیمی کا جواز، گیارہویں مروجۂ اہل بدعت، انگوٹھا چومنا، اذان سے قبل صلاۃ وسلام کہنا وغیرہ کا نہ صرف معتقد ہے، بلکہ ان پر عمل کرنے کے ساتھ ایسے عقائد وخیالات نہ رکھنے والے کو ناپسند اور قابل نفرت سمجھتا ہے، اور مذکورہ عقائد اور اعمال پر اتنا مصر ہے کہ باوجود بطریق احسن افہام وتفہیم کے کہتا ہے کہ میں مسجد تو چھوڑ سکتا ہوں، مگر اپنے عقائد اور اعمال نہیں چھوڑ سکتا۔ مگر مسجد کا کام صفائی وحفاظت خوب کرتا ہے۔

(۲) شخص مذکور کو مسجد کا مؤذن بناتے وقت ایک مخلص متولی نے اس سے وعدہ کیا کہ میں تم کو مسجد سے علیحدہ نہیں کروں گا۔ مگر یہ وعدہ اس وقت کیا تھا جبکہ شخص مذکور کے عقائد واعمال کا کوئی قطعاً علم نہیں تھا، اندریں صورت درج ذیل امور کا استفسار ضروری ہے، بحوالہ بیان فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) شخص مذکور کو اذان واقامت جیسے مقدس فریضے پر قائم رکھنا صحیح ہے یا نہیں؟ جبکہ اذان واقامت شعائر اسلام میں سے ہے۔

---

(۱) فی تفسیر ابن کثیر: قال اللّٰہ تعالٰی: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ﴾ وقد أخبر تعالٰی فی کتابه ورسوله فی السنة المتواترة عنه: أنه لانبی بعده لیعلموا أن کل من ادعٰی هذا المقام بعد فهو أفّاک دجّال ضالّ مضلّ، الخ. (پارہ نمبر:۲۲، سورة الأحزاب: ۴۰، ج:۵/ص:۱۸۸، قدیمی کتب خانة)

(۲) فی مشکٰوة المصابیح: "ما من قوم یعمل فیهم بالمعاصی ثم یقدرون علٰی أن یغیروا، ثم لایغیروا إلایوشک أن یعمهم اللّٰه بعقاب" الخ. (باب الأمر بالمعروف: ۲/۴۳۶-۴۳۷، طبع قدیمی کتب خانة، کراچی)

هذاالحدیث رواه أبو داؤد عن هشیم عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، باب الأمر والنهی (ح:۴۳۳۸) انیس

(۲) کیا فریضۂ اذان واقامت کے ادا کرنے سے توقیر وتکریم مبتدع تو لازم نہیں آتی، جسے صراحۃً حدیث شریف میں منع کیا گیا ہے، بلکہ اسے ہدم اسلام قرار دیا ہے۔کیا یہ ''المؤذن مؤتمن'' کے خلاف تو نہیں۔کیا اس مؤذن کو اس فریضہ سے علیٰحدہ کرنے کی صورت میں وعدہ خلافی کے گناہ کا ارتکاب تو نہیں لازم آتا۔کیا مسجد کی آمدنی سے ایسے شخص کو تنخواہ دی جاسکتی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایسے گندے عقائد رکھنے والے فاسق مبتدع کو اذان واقامت جیسی اہم دینی خدمت پر برقرار رکھنا ناجائز ہے، ایسے شخص کی اذان مکروہ ہے،سنت کے خلاف ہے۔(۱) اذان دینا کسی متقی صالح عالم بالاوقات شخص کے سپرد کرنا مسنون ہے۔

کما قال فی البدائع فی عداد صفات المؤمن: ۱۵۱/۱: و(منها) أن یکون تقیاً لقول النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم: ''الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن، والأمانة لایؤدیها إلا تقی'' و(منها) أن یکون عالماً بالسنة لقوله صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ''یؤمکم أکرمکم، ویؤذن لکم خیارکم وخیار الناس العلماء'' لأن مراعاة سنن الأذان لایتأتی إلا من العالم بها،الخ.(۲)

(۱) کما فی الهندیة: ''ویکره أذان الفاسق الخ''.(کتاب الصلاة،الباب الثانی فی الأذان،الفصل الأول فی صفةالأذان و أحوال المؤذن: ۵٤/۱،طبع رشیدیة،کوئٹة)

وهٰکذا فی الدرالمختار: ''ویکره أذان جنب وإقامته ... وأذان امرأة وخنثٰی وفاسق الخ''.(کتاب الصلاة،باب الأذان: ۳۹۲/۱،طبع ایچ ایم سعید،کراچی)

وهٰکذا فی حاشیة الطحطاوی: ''ویکره أذان الجنب ... وأذان فاسق لأن خبره لایقبل فی الدیانات الخ''. کتاب الصلاة،باب الأذان: ۲۰۰،طبع دارالکتب العلمیة،بیروت)

(۲) بدائع الصنائع، کتاب الصلاة،فصل وأما بیان سنن الأذان: ۱۵۰/۱،طبع رشیدیة

وهٰکذا فی البحرالرائق: ''فأن یکون رجلاً عاقلاً ثقةً عالماً بالسنة ... وصرحوا بکراهة أذان الفاسق من غیرتقید'' الخ.(کتاب الصلاة،باب الأذان: ٤٤۲/۱،طبع رشیدیة)

وهٰکذا فی الهندییة: ''وینبغی أن یکون المؤذن رجلا عاقلاً صالحاً تقیاً عالماً بالسنة ''الخ.(کتاب الصلاة،باب الأذان: ۵۳/۱،طبع رشیدیة کوئٹة)

(''الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن''رواه أبوداؤدالطیالسی فی مسنده(ح: ۲۰۲٦)/والإمام الشافعی فی مسنده،الباب الثانی فی الأذان(ح: ۱۷۵)/والإمام أحمد فی مسنده،من مسند أبی هریرة (ح: ۷۱٦۹)

''یؤذن لکم خیارکم''رواه أبو داؤد فی سننه،باب من أحق بالإمامة (ح: ۵۹۰/وابن ماجة،فی باب فضل الأذان و ثواب المؤذنین (ح: ۷۲٦)انیس)

ایسے مؤذن کو باوجود وعدہ کے اس ضرورت کی خاطر اس عہدہ سے علیٰحدہ کر سکتے ہیں۔(۱) ویسے بمقابلہ خدمت مسجد از قسم صفائی وغیرہ اس کو مسجد کی آمدنی سے تنخواہ دی جاسکتی ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود: ۸۴۱/۱-۸۴۳)

بدعتی کی اذان وامامت کا حکم:

سوال: بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں، اسی طرح اس کا اذان دینا اور پھر اذان ترنم سے دیتا ہے، اگر اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے، تو کیا کرے؟

هــو المصــوب

بدعتی کے پیچھے نماز مع الکراہت درست ہے، اذان دے سکتا ہے۔(۳)

تحریر: مسعود حسن حسنی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۳۵۸/۱-۳۵۹)

نشہ باز مؤذن:

سوال: زید ایک مسجد میں عرصۂ دراز سے مؤذن کی حیثیت سے کارگزار رہے، دوچار سال سے اس کی عادت خراب ہوچکی ہے، اب وہ شرابی بن گیا ہے، دن ہو یا رات، حالت نشہ میں مسجد میں آجاتا ہے، نماز بھی پڑھتا ہے اور کبھی کبھی امام صاحب کی غیر حاضری میں نماز بھی پڑھاتا ہے، دومرتبہ اس کی سرزنش بھی کی گئی، تب وہ آئندہ ایسی

---

(۱) لما في رد المحتار:"الباني للمسجد أولٰى من القوم بنصب الإمام والمؤذن في المختار"الخ.(كتاب الوقف: ٤٣٠/٤،طبع ايچ ايم سعيد،كراچی)

وأيضاً فيه:"ولاية الأذان والإقامة لباني المسجد مطلقاً وكذا الإمامة لوعدلاً"الخ.(كتاب الصلاة،باب الأذان: ٤٤٠/١،طبع ايچ ايم سعيد،كراچی)

وهٰكذا في الشامية:"وفي الأشباه:ولد الباني وعشيرته أولٰى من غيرهم وسيجئ في الوقف أن القوم إذا عينوا مؤذناً وإماماً وكان أصلح مما نصبه الباني فهو أولٰى"الخ.(كتاب الصلاة، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد: ٤٠٠/١،ايچ ايم سعيد)

(۲) كذا في الدر المختار:"ويبدأ من غلته بعمارته ثم ما هو أقرب لعمارته كإمام مسجد ومدرس مدرسة يعطون بقدر كفايتهم ثم السراج والبساط،كذلك إلٰى آخر المصالح"الخ.(كتاب الوقف: ٣٦٦/٤،ايچ ايم سعيد)

وكذا في البحر الرائق:"لو وقف علٰى مصالح المسجد يجوز دفع غلته إلى الإمام والمؤذن والقيم"الخ.(كتاب الوقف: ٣٥٤/٥،طبع رشيدية،كوئٹہ)

(۳) وأهلية الأذان تعتمد بمعرفة القبلة والعلم لمواقيت الصلاة كذا في فتاوىٰ قاضيخان.وينبغي أن يكون المؤذن رجلا عاقلا صالحا تقيا عالما بالسنة كذا في النهاية.(الفتاوى الهندية: ٥٣/١)

حرکت نہ کرنے اور شراب نہ پینے کا عہد بھی کر چکا تھا، اس کے باوجود تیسری مرتبہ بھی یہی حرکت کر بیٹھا، مصلیوں کے اعتراض کی وجہ سے زید کو مؤذن کی ملازمت سے ہٹا دیا گیا، لیکن کمیٹی کے کچھ اراکین اس کی ہمدردی میں کہتے ہیں کہ وہ غریب ہے، نوکری سے علیحدہ کرنے پر پریشان ہو جائے گا، لہذا مؤذن کو برقرار رکھا جائے، تو کیا زید کو ان خبیث حرکات کے باوجود دوبارہ مؤذن کی خدمت پر مامور کیا جانا جائز ہے؟ (محمد عقیل، نواب صاحب کنٹہ)

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

نشہ پینا فسق اور نشہ پینے والا فاسق ہے اور امام ومؤذن کو نیک، دین دار اور متقی ہونا چاہیے، (۱) مؤذن مقرر کرنے کا مقصد مسجد کی خدمت ہے، نہ کہ غریب آدمی کی پرورش، اگر پرورش مقصود ہو تو ارکان کمیٹی اپنی طرف سے اس کا تعاون کریں، یہ ایک بہتر اقدام ہوگا، ورنہ ایسے شخص کو مؤذن رکھنا مسجد اور مصلیان مسجد کے ساتھ حق تلفی اور زیادتی ہے، نیز اگر ایسا شخص نشہ کی حالت میں اذان دے دے تو اذان کو دہرانا واجب ہے:

”ویعاد أذان المرأة والسکران“، الخ. (۲) (کتاب الفتاویٰ:۲/۱۴۳-۱۴۴)

نشے کی عادی شخص کو مؤذن مقرر کرنا:

سوال: مؤذن نشہ کرتا ہے اور منع کرنے سے کہتا ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں، پورے محلّہ کو علم ہے، اس کی مؤذنی کے لئے شرعی کیا حکم ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

ایسے آدمی کو مؤذن کقرر کرنا مکروہ تحریمی ہے، (۳) جب تک وہ نشہ سے سچی پکی توبہ نہ کرے، (۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ۔ (فتاویٰ محمودیہ:۵/۴۴۲)

---

(۱) عن عبداللّٰہ بن عمر أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: لعن اللّٰہ الخمر ولعن شاربها وساقیها وعاصرها ومعتصرها وبائعها ومبتاعها وحاملها والمحمولة إلیه وآکل منها. (مسند الإمام أحمد، مسند عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب (ح: ۵۷۱۶)/مسند أبی داؤد الطیالسی (ح: ۲۰۶۹)/مسند أبی یعلی الموصلی، مسند عبداللّٰہ بن عمر (ح: ۵۵۸۳)/شرح مشکل الآثار: ۳۹۹/۸ (ح: ۳۳۴۳) شعب الإیمان، فصل فی التشدید فی الدین (ح: ۵۱۸۱) انیس)

(۲) البحر الرائق: ۴۵۹/۱ ـ

(۳) ”والسکران والمجنون والصبی غیر العاقل إذا أذنوا، یجب أن یعاد لعدم حصول المقصود لعدم الاعتماد علی خبرهم“. (الحلبی الکبیر، سنن الصلاة: ۳۷۵، سهیل اکیڈمی، لاهور)

(۴) قال اللّٰہ سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَإِنِّی لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ﴾ (سورة طٰه: ۸۲)

”وعن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: ”إن العبد إذا اعترف، ثم تاب، تاب اللّٰہ علیه“. (مشکوٰة المصابیح، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الأول: ۲۰۳، قدیمی)

نشہ کرنے والے کو مؤذن بنانا کیسا ہے:

سوال: ایک مسلم محلّہ کی مسجد جس کا مؤذن شراب نوشی کا عادی ہے، اور اس بات کا علم محلّہ کے اکثر حضرات کو ہے اور اس الزام کے گواہ خود مؤذن کے ہم نشین ہیں، جو کہتے ہیں کہ اس شخص نے ابھی ہمارے ساتھ شراب پی ہے اور ابھی اذان پڑھ رہا ہے، اس سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ نشہ کی حالت میں بھی اذان پڑھتا ہے اور وہ اسی حالت میں مسجد ہی میں سوتا ہے اور یہ بات ذمہ داران مسجد کے علم میں مسلسل دو سال سے لائی جا رہی ہے جو محلّہ میں پڑھے لکھے جانے جاتے ہیں، ذمہ داروں نے محض یہ کہہ کر اس بات کو نظر انداز کیا ہے کہ ہم نے خود کبھی اس مؤذن کو نشہ کی حالت میں نہیں دیکھا ہے، لہذا کوئی اقدام نہیں کیا۔ یہاں تک کہ محلّہ کے ایک شخص نے مؤذن کے لڑکے کو شراب خریدتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ کر ذمہ داروں کے سامنے پیش کیا، اور سختی سے پوچھنے پر مؤذن کے لڑکے نے صاف کہہ دیا کہ ابو نے منگائی ہے، یہ روزانہ منگاتے ہیں۔

اس کے باوجود ذمہ داروں نے کوئی توجہ نہیں دی، صرف یہ کہہ کر کہ ابھی فوری طور پر ہمیں کوئی مؤذن نہیں ملتا، جب کہ اس سلسلہ میں کوئی جستجو بھی نہیں کی۔ اس تفصیل کی روشنی میں بتائیں کہ:

(۱) کیا اس حالت میں مؤذن کا اذان پڑھنا اور مسجد میں سونا درست ہے یا نہیں؟

(۲) اگر درست نہیں ہے، تو ترک اذان کی ذمہ داری اور وبال کس پر ہوگا؟

هو المصوب

اگر نشہ میں اذان دیتا ہے، تو مکروہ ہوگی، اور اذان کا لوٹانا بہتر ہے۔

ويكره أذان السكران ويستحب إعادته. (۱)

لیکن اذان دیتے وقت نشہ میں نہیں ہوتا، تو بھی مکروہ ہے، لیکن اعادہ نہیں کیا جائے گا۔

ويكره أذان الفاسق ولا يعاد. (۲)

بہتر یہ ہے کہ مؤذن صالح ہو، متقی ہو، سنت کا جاننے والا ہو۔

وينبغي أن يكون المؤذن صالحا تقيا عالما بالسنة. (۳)

ذمہ داران مسجد ایسے شخص سے اذان نہ دلائیں، لیکن اگر اس کی معزولی میں مسلمانوں میں فتنہ کا اندیشہ ہو تو حکمت عملی سے فتنے سے بچ کر ان کو معزول کرنے کوشش کریں۔

تحریر: مسعود حسن حسنی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۳۶۲-۳۶۳)

(۱) الفتاوىٰ الهندية: ۱/ ۵٤. الفصل الأول فى صفة الأذان وأحوال المؤذن

(۲-۳) الفتاوىٰ الهندية: ۱/ ۵۳. الفصل الأول فى صفة الأذان وأحوال المؤذن

نشہ کی حالت میں اذان کا حکم:

سوال: ہماری مسجد کا ایک مؤذن ہے جو اعمال کے لحاظ سے کمزور ہے مثلاً افیون وچرس وغیرہ کا استعمال ہمیشہ کرتا ہے، اسی حالت میں اذان بھی دیتا ہے اور نماز بھی پڑھتا ہے، اور نشہ ہی کی حالت میں وہ مسجد میں سوتا بھی ہے، تو کیا عندالشرع ایسے مؤذن کی اذان درست ہے؟ نیز مؤذن کے شرائط بھی تحریر فرماویں۔

الجواب

فقہاء کرام نے مؤذن کے لئے جو شرائط لکھی ہیں، ان میں ایک یہ ہے کہ مؤذن عاقل، صالح، متقی عامل بالسنۃ ہو، سنجیدہ اور لوگوں کے احوال کو بھی جانتا ہو اور جماعت سے متخلفین پر زجر بھی کرسکتا ہو اور خود بھی اذان پر مواظبت رکھتا ہو، اور بہتر یہ ہے کہ مؤذن اسی شہر کا رہنے والا ہو۔

وفی الهندية: وينبغي أن يكون المؤذن رجلاً عاقلا صالحا تقيا عالما بالسنة كذا فى النهاية. و ينبغي أن يكون مهيباً ويتفقد أحوال الناس ويزجر المتخلفين عن الجماعات كذا فى القنية. .. وأن يكون مواظبا على الأذان هكذا فى البدائع والتتارخانية. وأن يكون محتسبا فى أذانه كذا فى النهر الفائق والأحسن أن يكون إمامًا فى الصلاة كذا فى معراج الدراية والأفضل أن يكون المؤذن هو المقيم كذا فى الكافي. (الفتاویٰ الهندية: ۵٤/۱، باب الأذان)

لہذا جو شخص چرسی، افیمی ہو، تو بحکم فسق کے اس کی اذان مکروہ تحریمی ہے، اس سے نماز میں کوئی فرق نہیں آتا اور نہ واجب الاعادہ ہے، تاہم اذان کا دوبارہ کہنا مستحب ہے۔

قال الحصكفي: (ويكره أذان جنب وإقامته وإقامة محدث) لا أذانه على المذهب (و) أذان (امرأة) و خنثٰى (فاسق) ولو عالماً لكنه أولٰى بإمامة وأذان من جاهل تفي، ويعاد أذان جنب ندباً.

قال ابن عابدين تحت (قوله ويعاد أذان الجنب): زاد القهستاني والفاجر. (رد المحتار: ۳۹۲/۱-۳۹۳، باب الأذان) (۱) (فتاویٰ حقانیہ: ۵۲/۳)

---

(۱) قال ابن نجيم تحت هذا القول: وكره أذان... والفاسق) وأما الفاسق فلأن قوله ولايوثق به ولايقبل فى الأمور الدينية ولايلزم أحدًا فلم يوجد الإعلام. (البحرالرائق: ۲٦۳/۱، باب الأذان)

(وأن المستحب كون المؤذن عالماًبالسنة) يفيدبالالتزام العادى طلب أن لا يكون صبياًوإن كان عاقلاً بل بالغاًثم استدل بقوله صلى الله عليه وسلم: "وليؤذن لكم خياركم" فعلم أن المراد أن المستحب كونه عالماًعاملاًلأن العالم الفاسق ليس من الخيار لأنه أشد عذاباً من الجاهل الفاسق على أحق القولين كما تشهد الأحاديث الصحيحة وصرحوا بكراهة أذان الفاسق من تقييد بكونه عالماًأو غيرهى. (فتح القدير، باب الأذان: ۲٤۷/۱. انيس)

وصرحوا بكراهة أذان السكران واستحباب اعادته وينبغي أن لايصح أذانه. (الأشباه والنظائر، أحكام السكران: ۲٦۷، انيس)

شرابی کی اذان کا حکم:

سوال: کیا کوئی شرابی بغیر نشہ کی حالت میں اذان یا اقامت کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

هو المصوب

شرابی پر شراب کا چھوڑنا لازم ہے، اگر صدق دل سے تائب ہوجاتا ہے، تو پھر اس کا اذان دینا بلا کراہت جائز ہے، ورنہ مکروہ ہوگا۔ (۱)

تحریر: مسعود حسن حسنی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۳۶۲)

بیڑی سگریٹ پینے والے کی اذان:

سوال: زید مستقل نشیلی اشیا کا استعمال کرتا ہے، مثلاً بھانگ، افیم وغیرہ، عام لوگوں کو بھی اس کا علم ہے، آج سے چار سال قبل ایک مستند فاضل نے زید کو ایک مسجد (جس میں جمعہ کی نماز بھی ہوگی) کا مؤذن مقرر کیا اور آج تک بحیثیت مؤذن کام کررہے ہیں، لیکن اب طرح طرح کے سوالات اٹھائے جارہے ہیں، کیا نشیلی اشیا کا عادی شخص مؤذن بن سکتا ہے؟ عام طور پر ہر وضو سے پہلے گل منجن استعمال کرتے ہیں، یا بیڑی وسگریٹ استعمال کرتے ہیں۔ وہ کونسی اشیا ہیں جو حرام ہیں یا مکروہ؟ بعض چیزیں جیسے تمباکو یا گل منجن وغیرہ ایک عام آدمی ذرا سی مقدار بھی استعمال کرے، تو وہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے، تو ان چیزوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کسی عالم بالکتاب والسنۃ کا کسی ایسے شخص کو نماز پڑھانے یا اذان کہنے کے لئے بڑھایا جاسکتا ہے، جبکہ لوگوں کو اعتراض ہو اور کیا ایسی صورت میں عالم صاحب کی مخالفت کی جاسکتی ہے؟

هو المصوب

تمباکو، بیڑی، سگریٹ، تمباکو والا پان وغیرہ کا بلاضرورت استعمال مکروہ ہے، مذکورہ اشیا کا عادی شخص اگر نماز یا اذان سے قبل اپنا منھ خوب صاف کرلیتا ہے، اس طور پر کہ اس کے منھ سے کسی قسم کی بو نہ آتی ہو، تو ایسے شخص کے نماز پڑھانے اور اذان دینے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے، اسی طرح ایسے شخص کو امام مقرر کرنے والے پر کوئی گرفت نہیں ہے، لوگوں کا اعتراض بے جا ہے، اگر امام یا مؤذن مذکورہ بالا احتیاط کا احترام نہیں کرتا ہے، تو اس کی امامت اور اذان مکروہ ہوگی۔

تحریر: ساجد علی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۳۶۴)

(۱) أما السكران فلعدم الوثوق بقوله وهو داخل في الفاسق لكن قد يكون سكره من مباح فلا يكون فاسقا فلذا أفرده بالذكر. (البحر الرائق: ۱/۴۵۸)

جھوٹی گواہی دینے والے کی اذان کا حکم:

سوال: زید نے جھوٹی گواہی دی، پھر دوسرے موقع پر قسم کھا لیا کہ میں نے گواہی نہیں دی ہے، ایسے شخص کو مؤذن رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

مؤذن کے لئے مسلمان عاقل بالغ ہونا شرط ہے،(۱) اگر یہ باتیں شخص مذکور میں ہوں تو مؤذن رہ سکتا ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی۔ ۷/۹/۱۳۴۹ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۱۱۸/۲)

چوری کرنے والے شخص کی اذان:

سوال: ایک مؤذن مسافر وغیرہ کا سامان چرا لیتا ہے اور امام کی عدم موجودگی میں یہی امامت بھی کرتا ہے، ایسے شخص کی اذان واقامت کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

---

(۱) مؤذن کے لئے عاقل ہونا ضروری ہے، بایں معنی کہ وہ پاگل نہ ہو اور اگر مؤذن نابالغ ہو مگر باشعور ہو تو جائز ہے۔ اگر ناسمجھ بچہ ہو تو اس کی اذان صحیح نہیں ہوگی، البتہ مؤذن کا بالغ ہونا افضل ہے۔[مجاہد]

أذان الصبي العاقل صحيح من غير كراهة في ظاهر الرواية،ولكن أذان البالغ أفضل وأذان الصبي الذي لايعقل لا يجوز ويعاد وكذا المجنون، هكذا في النهاية.(الفتاویٰ الهندية: ۵٤/۱)

(۲) البتہ اس کا اذان دینا مکروہ ہے، اس لئے کہ جھوٹی گواہی دینے والا فاسق ہے اور فاسق کا اذان دینا مکروہ ہے۔[مجاہد]

وأهلية الأذان تعتمد بمعرفة القبلة والعلم بمواقيت الصلاة ، كذا في فتاویٰ قاضي خان،وينبغي أن يكون المؤذن رجلا عاقلا صالحا تقيا عالما بالسنة ، كذا في النهاية ... ويكره أذان الفاسق ولايعاد، هكذا في الذخيرة.(الفتاویٰ الهندية: ۵۳/۱-۵٤)

﴿وَالَّذِيْنَ لَايَشْهَدُونَ الزُّوْرَ﴾.(سورة الفرقان: ۷۲)

قال علي بن أبي طلحة:يعني شهادة الزور.(التفسير الوسيط للواحدي،تفسير سورة الفرقان:۳٤۸/۳.)

عن وائل بن ربيعة قال:عدلت شهادة الزور بالشرك بالله،وتلا أحدهما﴿وَالَّذِيْنَ لَايَشْهَدُونَ الزُّوْرَ﴾ وتلا الآخر﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾.(مصنف ابن أبي شيبة،ماذكر في شهادة الزور (ح:۲۳۰٤۲)

عن أبي بكرة قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم:ألا أنبئكم بأكبر الكبائر؟ قلنا: بلى يارسول الله ! قال: الإشراك بالله وعقوق الوالدين وكان متكئاً فجلس فقال:ألا وقول الزور وشهادة الزور،ألا وقول الزور وشهادة الزور، فمازال يكررها حتى قلت:لا يسكت.(الصحيح للبخاري،باب عقوق الوالدين من الكبائر (ح:۵۹۷٦)/الصحيح لمسلم،باب بيان الكبائر وأكبرها (ح: ۸۷-۸۸)/مسند الإمام احمد،حديث أبي بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة (ح:۲۰۳۸۵)/شرح مشكل الآثار (ح:۸۹۲)/مسند الروياني،مسند عمران بن حصين (ح: ۸٦)/ الإيمان لابن منده، ذكر الذنوب التي تخرج العبد من الإيمان (ح:٤۷۲)/الترغيب والترهيب،كتاب البر والصلة(ح:۳۷۷٤)انيس)

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً و مسلماً

چوری گناہ کبیرہ ہے اور اس کا کرنے والا فاسق، حضرات فقہاء نے فاسق کی اذان و اقامت کو مکروہ لکھا ہے،(۱) پھر شخص مذکور اہل ایمان کے لئے وجہ ضرر و ایذاء بھی ہے؛ اس لئے اس کی جگہ کسی متدین اور متقی کو مقرر کرنا اہل حل وعقد پر واجب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

نوٹ: کسی پر چوری کا الزام بلا دلیل شرعی محض شبہ کے سبب جائز نہیں۔

کتبہ: محمد حنیف غفرلہ، ۱۴۱۵/۵/۱۸ھ۔ الجواب صحیح: عبداللہ غفرلہ۔ (فتاویٰ ریاض العلوم: ۲/۲۹۴-۲۹۵)

مسجد کی رقم چوری کرنے والے مؤذن کی اذان و اقامت اور امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین بیچ اس مسئلے کے کہ ہماری مسجد کا مؤذن جو نائب امام کے فرائض بھی ادا کرتا ہے، مسجد کے گلے سے رقم چوری کرتا رہا، وہ دس بارہ افراد کی موجودگی میں اس کا اقرار بھی کر چکا ہے اور اس تحریر پر تمام لوگوں کے دستخط بھی ہیں، اس اقرار کے بعد یہ شخص امامت، اذان اور اقامت کا اہل ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ

اس کی جگہ کسی اور شخص کو مسجد کے خادم اور نائب امام کی حیثیت سے رکھ لیا جائے۔(۲) واللہ اعلم

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۳۱۶)

سود خور اور ڈاڑھی منڈا اذان نہیں دے سکتا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اور عمر دونوں نمازی ہیں، عمر حاجی ہے زید حاجی نہیں، زید کی ڈاڑھی منڈی ہوئی ہے عمر کی ڈاڑھی منڈی ہوئی نہیں، مگر سود کھاتا ہے، ڈاک خانہ میں روپیہ جمع

(۱) ویکره أذان فاسق؛لأن خبره لایقبل فی الدیانات.(مراقی الفلاح،کتاب الصلاة،باب الأذان:۱۳۳،مصری)

(۲) وأما الفاسق فقد عللوا کراهة تقدیمه بأنّه لایهتم لأمر دینه،وبأن فی تقدیمه للإمامة تعظیمه وقد وجب علیهم إهانته شرعاً.(رد المحتار: ۱/۵۶۰،کتاب الصلاة،باب الإمامة،مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد)

عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال:لایزنی الزانی حین یزنی وهومؤمن ولایسرق السارق حین یسرق وهومؤمن.(الصحیح للبخاری،باب السارق حین یسرق (ح: ۶۷۸۲)/الصحیح لمسلم،عن أبی هریرة،باب بیان نقصان الإیمان بالمعاصی (ح:۵۷)

وقال الحسن وأبوجعفر محمدبن جریر الطبری: معناه ینزع منه اسم المدح الذی یسمی به أولیاء الله المؤمنین ویستحق اسم الذم ، فیقال:سارق وزان وفاجروفاسق.(شرح الصحیح لمسلم للنووی،باب بیان نقصان الإیمان بالمعاصی : ۲/۴۲)/إکمال المعلم بفوائد مسلم: ۱/۳۱۱/شرح سنن ابن ماجة للسیوطی،باب الجوامع من الدعاء إلی الجامعة لخیر : ۲/۲۸۲.انیس)

کراتا ہے اور سود لیتا ہے، اب ان دونوں میں سے اذان کے لئے کون بہتر ہے۔ایک مولوی صاحب نے فرماتے ہیں زید بہتر ہے وہ اگر چہ فاسق ہے، مگر سود قطعی حرام ہے جبکہ کئی بار سمجھایا گیا ہے تو بھی وہ سود کھاتا ہے اس لئے اس کی اذان بہتر نہیں، اب استفسار ہے کہ کس کی اذان بہتر ہے؟ بحوالۂ کتب تحریر فرمائیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــ باسم ملهم الصواب

دونوں فاسق ہیں، اس لئے دونوں میں سے کسی کو بھی اذان کہنے کی اجازت نہیں، دونوں گناہ بہت بڑے ہیں، سود کی لعنت تو ظاہر ہے،(۱) اسی طرح ڈاڑھی منڈانا اور کٹانا بھی بہت بڑا گناہ ہے،(۲) بلکہ یہ علانیہ شریعت مطہرہ کی توہین اور بغاوت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ علانیۃً گناہ کرنے والا لائق عفو نہیں، **كل أمتي معافى إلا المجاهرين**،(۳) حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رمضان میں علانیہ کھانے والا واجب القتل ہے،(۴) ڈاڑھی منڈانے اور کٹانے والا تو رمضان میں علانیہ کھانے والے سے بھی زیادہ مجرم ہے۔اس کو تو چند ہی لوگ دیکھتے ہیں اور کسی ایک وقت میں، مگر ڈاڑھی کٹانے والا ایسا بے حیا ہے کہ ہمیشہ شب و روز سب کے سامنے شریعت سے بغاوت کا اظہار کر رہا ہے۔اللہ تعالیٰ خوف آخرت عطا فرمائیں۔(آمین) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ / محرم ۱۳۹۸ھ۔(احسن الفتاویٰ:۲/۲۸۸)

(۱) عن ابراهيم عن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم قال: لعن اللّٰه الواصلة والموتصلة والواشمة والموتشمة والواشرة والموتشرة والواصمة والموتصمة وآكل الربا ومطعمه وشاهده وكاتبه والمحلل والمحلل له.(الآثار لأبى يوسف،فى الخضاب والأخذمن اللحية والشارب (ح:١٠٤٨)/رواه الإمام أحمد مسنداً عن هزيل عن عبداللّٰه أنه قال: لعن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم والواشمة والمتوشومة والواصلة والموصولة والمحلل والمحلل له وآكل الربا ومطعمه . (ح:٤٢٨٤)انيس)

(۲) عن عبداللّٰه بن عمر أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أمر باحفاء الشوارب واعفاء اللحىٰ.(موطأ الإمام مالك رواية أبى مصعب الزهرى،باب السنة فى الشعر (ح:١٩٩٠)انيس)

(۳) الصحيح للبخارى،باب باب ستر المؤمن على نفسه (٦٠٦٩)/مسندالبزار،مسندأبى حمزة أنس بن مالك (ح:٨٠٩٦)/المنتقى من مكارم الأخلاق ومعاليها،باب مايستحب من ستر المعصية ويكره من اذاعتها: ١٠٢/١/ المعجم الكبير للطبرانى،من اسمه عبداللّٰه (ح: ٦٣٢)/شعب الإيمان،الستر على أصحاب القروف (ح: ٩٢٢٥)/وفى الصحيح لمسلم،باب النهى عن هتك الإنسان سترنفسه (ح:٢٩٩٠)بلفظ: كل أمتى معافاة إلاالمجاهرين.انيس

(۴) وقال الغزالى: يجب قتال المقيمين على المعاصى المصرين عليهافإذا لم يستطع الإنسان ذلك فلينكر بلسانه فإن خاف على نفسه أو على عضو من أعضائه أنكر بقلبه ولا يسقط الإنكار بالقلب عن المكلف باليدأو اللسان أصلا.(الموسوعةالفقهية الكويتية،خامساً القدرة على المحارب:٣٥٠/٣٢)

وفى شرح مختصر الكرخى عنه (محمد) أنه قال: لو ترك أهل كورة سنة من سنة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لقاتلتهم عليها ولو ترك رجل واحد ضربته وحبسته،لأن السنة لايضرب ولايحبس عليها إلاأن يحمل على ماإذا كان مصرا على الترك من غير عذر فإنه استخفاف.(تيسير التحرير،مبحث الرخصة والعزيمة:٢٣٠/٢.انيس)

داڑھی منڈے کی اذان:

سوال: جس طرح سے جناب نے شرح عقود کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے، قرآن خوانی کے مسئلہ کے تحت کہ اب جو لوگ معترض تھے ان کی بولتی بند ہے، اسی طریقہ سے جو شخص داڑھی منڈاتا ہے یا خلاف سنت رکھتا ہے اس کی اذان مکروہ ہے، اس کا اعادہ ضروری ہے، اگر اس کا حوالہ تحریر فرمادیں تو کم علم معترض کے لئے سکوت کا باعث ہوگا۔

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

"**ويحرم على الرجل قطع لحيته**" الخ. (الدر المختار)(۱)

"**وأما الأخذ منها-وهي دون ذلک (أی دون القبضة) كما يفعل بعض المغاربة ومخنثة الرجال - فلم يبحه أحد، الخ، وأخذ كلها كما يفعل يهود الهند ومجوس الأعاجم قبيح**". (الدر المختار)(۲)

"**ويكره أذان فاسق؛ لأن خبره لايقبل فی الديانات**". (مراقی الفلاح)(۳)

"**قوله: (أذان فاسق) هو الخارج عن أمر شرع بارتكاب كبيرة، كذا فی الحموی، (قوله: لأن خبره لايقبل الخ) فلم يوجد الإعلام المقصود الكامل**". (الطحطاوی)(۴)

"**(ويعاد أذان جنب الخ) زاد القهستانی الفاجر والراكب والقاعد والماشی والمنحرف عن القبلة، وعلل الوجوب فی الكل بأنه غير معتدٍ به والندب بأنه معتدٍ به الا أنه ناقص، قال: وهو الأصح، كما فی التمرتاشی**". (الشامی)(۵)

"**وينبغی أن لا يصح أذان الفاسق بالنسبة إلیٰ قبول خبره، والاعتماد عليه: أی لأنه لايقبل قوله فی الأمور الدينية، فلم يوجد الإعلام، صرح فی البحر ومنحة الخالق**". (ردالمحتار: ۳۶۳/۱، ط: نعمانية)(۶)

فقط والله تعالیٰ أعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند-۱۱/۱۰/۱۳۹۴ھ- (فتاویٰ محمودیہ: ۴۳۸/۵-۴۴۰)

داڑھی مونڈوانے والے کی اذان مکروہ ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ داڑھی مونڈوانے والے کو مستقل طور پر جامع مسجد کا مؤذن بنایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: حاجی علی محمد دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نادر شاہ بازار بہاولنگر......۱۰/۵/۱۹۸۸ء)

(۱) الدر المختار، كتاب الحظر والإباحة، فصل فی البيع: ۴۰۷/۶، سعيد

(۲) الدر المختار، كتاب الصوم، باب ما يفسد وما لايفسد ه: ۴۱۸/۲، سعيد

(۳) مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح، كتاب الصلاة، باب الأذان، ص: ۲۲۰، قديمی

(۴) حاشية الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح، كتاب الصلاة، باب الأذان، ص: ۱۹۹، قديمی

(۵-۶) رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الأذان: ۳۹۳/۱، سعيد

الجواب ــــــــــــــــــــ

عادۃً داڑھی مونڈوانے والا فاسق ہے۔

کما فی تنقیح الفتاویٰ: ۳۵۱/۱: فحیث أدمن علیٰ فعل هذا المحرم یفسق،انتهیٰ. (۱)

اوراربابِ فتاویٰ نے لکھا ہے کہ فاسق کی امامت اوراذان مکروہ ہے،(۲) پس اس کو باقاعدہ امام اور مؤذن مقرر کرنا دینی بے اعتنائی اور مداہنت ہے۔**وھو الموفق** (فتاویٰ فریدیہ:۲۱۳/۲)

داڑھی کٹانے والے کی اذان واقامت مکروہ تحریمی ہے:

سوال: ڈاڑھی منڈے انگریزی بال رکھنے والے کی اذان واقامت درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــ باسم ملهم الصواب

ڈاڑھی منڈانے یا کترانے والا اور انگریزی بال رکھنے والا فاسق ہے؛(۳) اس لئے اس کی اذان واقامت مکروہ تحریمی ہے،اس کی اذان کا اعادہ مستحب ہے،اقامت کا نہیں۔

قال فی التنویر: ویکره أذان جنب وإقامته وإقامة محدث لاأذانه وامرأة وفاسق (إلیٰ قوله) ویعاد أذان جنب لا إقامته.وفی الشرح ندباً.

وفی الحاشیة: زاد القهستانی والفاجر،الخ. (رد المحتار: ۳۶۵/۱) **فقط واللّٰه تعالیٰ أعلم.**

۱۴/جمادی الآخرۃ ۱۳۹۱ھ۔(احسن الفتاویٰ:۲/۲۸۷-۲۸۸)

داڑھی نہ رکھنے والے کی اذان واقامت کا حکم:

سوال: ایک شخص ہے،اس کے چہرہ پر داڑھی بالکل نہیں ہے،یعنی چھلوالیتا ہے،لیکن الفاظ وغیرہ درست نکالتا ہے اور دوسرا شخص ہے اس کی معمولی داڑھی ہے اور کٹواتا بھی رہتا ہے،ایک مشت سے کم ہی رکھتا ہے اور اس کے الفاظ بھی درست نہیں ہیں،پڑھا لکھا بھی نہیں ہے،نرا جاہل ہے،کیا دونوں کی اذان کا حکم ایک ہی ہے،یا الگ الگ ہے؟

---

(۱) تنقیح الفتاویٰ الحامدیة،لایباح الأخذ من اللحیة و هی دون القبضة: ۳۵۱/۱۔

(۲) قال العلامة الحصکفی: ویکره أذان جنب و إقامته وإقامة محدث لا أذانه وأذان امرأة وخنثیٰ وفاسق ولوعالماً لکنه أولیٰ بإمامة وأذان من جاهل تقی.(الدرالمختار علیٰ هامش ردالمحتار،باب الأذان: ۲۸۹/۱)

(۳) عن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال: خالفوا المشرکین،وفّروا اللِّحیٰ وأحفوا الشوارب.(الصحیح للبخاری،باب تقلیم الأظفار (ح: ۵۷۹۲)/الصحیح لمسلم،باب خصال الفطرة (ح: ۲۵۹)/السنن الکبریٰ للبیهقی،باب السنة فی الأخذمن الاظفاروالشوارب (ح:۶۸۹)انیس)

هـــو المـصــوب

اذان کے لئے ان دونوں کے علاوہ اہل آدمی کو اذان کے لئے مقرر کریں۔(۱)

تحریر: محمد ظہور ندوی۔(فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۳۶۰)

داڑھی چھلوانے والے کی اذان کا حکم:

سوال: مسجد میں مؤذن مقرر نہیں ہے، ایسا شخص اذان دیتا ہے جو سنت کا پابند نہیں ہے، داڑھی چھلواتا ہے تو کیا اس کی اذان ہوتی ہے اور ۱۲ سال کے لڑکے کا اذان دینا صحیح ہے؟

هـــو المـصــوب

مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں اذان ہوجاتی ہے۔البتہ فاسق کی اذان مکروہ ہے۔(۲)

تحریر: محمد مستقیم ندوی۔تصویب: ناصر علی ندوی۔(فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۳۶۱)

داڑھی منڈے کی اذان کا اعادہ احوط ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ داڑھی مونڈا اگر اذان دے دیں تو اس کا اعادہ کیا جائے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: صدر رحمٰن گل قریب نیو حاجی کیمپ کراچی نمبر ۱......۵/۷/۱۴۰۱ھ)

(۱) ومنها أن يكون عالما بالسنة لقوله عليه السلام: يؤمكم أقرأكم ويؤذن خياركم وخيار الناس العلماء ولأن مراعاة سنن الأذان لايتأتى إلا من العالم بها و لهذا أذان العبد والأعرابى وولد الزنا وإن كان جائزا لحصول المقصود لكن غيرهم أفضل.(بدائع الصنائع: ۱/۳۷۳)

عن أبى هريرة قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: جزّوا الشوارب و أرخوا اللِّحىٰ خالفوا المشركين.(الصحيح لمسلم،باب خصال الفطرة(ح: ۲٦۰)/مستخرج أبوعوانة،بيان الطهارات التى تجب على الإنسان،الخ (ح: ٤٦٥)/معرفة السنن والآثار،الأخذمن الشوارب (ح: ۱۲۷۲)انيس)

(۲) ويكره...أذان امرأة وخنثٰى و فاسق ولوعالمًا.(الدرالمختار: ۲/۶۰)

... فأقل مافى الباب إن لم يحمل على النسخ كماهوأصلنا فى عمل الراوى على خلاف مرويه مع أنه روى عن غير الراوى وعن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم،يحمل الاعفاء على اعفائها من أن يأخذ غالبهاأو كلهاكماهوفعل المجوس من حلق لحاهم كمايشاهد فى الهنودوبعض أجناس الفرنج فيقع بذلك الجمع بين الروايات،يؤيدإرادة هذامافى مسلم عن أبى هريرة عن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم ’جزواالشوارب واعفوااللِّحىٰ خالفواالمشركين‘‘فهذه الجملة واقعة موقع التعليل وأماالأخذ منهاوهى مادون ذلك كمايفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه أحد.(فتح القدير،باب مايوجب القضاء والكفارة: ۲/۳٤۸.انيس)

==

الجواب ــــــــــــــــــــ

داڑھی مونڈوانے والا فاسق ہے مردود الشہادت ہے، **کما فی تنقیح الفتاویٰ.** (۱)

اوراس کی اذان مکروہ ہے اوراحوط یہ ہے کہ غیر فاسق اس کا اعادہ کرے۔

کما فی رد المحتار: ۳۹۳/۱ : (قوله: ویعاد أذان جنب، الخ) زاد القهستانی: والفاجر والراکب والقاعد. (۲) **وهو الموفق** (فتاویٰ فریدیہ: ۲۱۲/۲)

داڑھی منڈے کو اذان واقامت سے منع نہ کریں:

سوال: داڑھی منڈے کی اذان اوراقامت مکروہ تحریمی ہے۔ ہمارے محلے کی مسجد میں اکثر اوقات اذان جو بھی آدمی دیتا ہے، وہ داڑھی منڈاتا ہے اوراقامت بھی اکثر داڑھی منڈے کرتے ہیں۔ اب ہم اس وجہ سے ان کو منع نہیں کرتے کہ ان کا دل نہ ٹوٹ جائے اوراگر ان کو اذان سے منع کریں، تو کہیں یہ نماز پڑھنا چھوڑ نہ دیں، لہٰذا مہربانی فرما کر قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلے کا حل بتائیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اذان واقامت سے منع نہ کیا جائے، مگر یہ مسئلہ بتادینا ضروری ہے۔ (۳) (آپ کے مسائل اوران کا حل: ۳۰۴/۳)

شطرنج کھیلنے والے کی اذان:

سوال: مؤذن شطرنج کھیلتا ہے تو اس کی اذان میں شرعاً کچھ خرابی تو نہیں ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا ومصلیاً

مؤذن متبع سنت ہونا چاہئے۔ (۴)

== (قوله: إن المستحب أن یکون المؤذن عالماًبالسنة) یفیدبالالتزام العادی طلب ان لا یکون صبیاًوإن کان عاقلاً... لکن ظاهرالروایة فی الصبی العاقل عدم الکراهة بخلاف غیر العاقل. (فتح القدیر، باب الأذان: ۳٤۷/۱. انیس)

(۱) قال العلامة ابن عابدین فی تنقیح الفتاویٰ: أن الأخذ من اللحیة وهودون القبضة کما یفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال لم یبحه أحد وأخذ کلها فعل یهود الهنود ومجوس الأعاجم فحیث أدمن علیٰ فعل هذا المحرم یفسق وإن لم یکن ممن یستخفونه ولا یعدونه قادحاً للعدالة والمروءة فکلام المؤلف غیرمحرر، فتدبر. (العقود الدریة فی تنقیح الفتاویٰ الحامدیة، لا یباح الأخذ من اللحیة وهی دون القبضة: ۳۵۱/۱)

(۲) ردالمحتار، باب الأذان، مطلب فی المؤذن إذا کان غیرمحتسب فی أذانه: ۲۸۹/۱.

(۳) ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾. (سورة النحل: ۱۳۵)

(۴) "ثم اعلم أنه ذکر فی الحاوی القدسی: من سنن المؤذن کونه رجلاً عاقلاً صالحاً، ==

اذان بہت بڑی امانت ہے،(۱) شطرنج ممنوع ہے،(۲) اس سے امانت میں فرق آتا ہے۔(۳)
علامہ ابن حجر مکی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو گناہ کبیرہ لکھا ہے:

"أخرج أبو بكر الأجرمی بسنده عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال:"إذا مررتم بهؤلاء الذين يلعبون بهذه الأزلام النرد الشطرنج وما كان من اللهو، فلا تسلموا عليهم،فإنهم إذا اجتمعوا اكتبوا عليها،جاء هم الشيطان بجنوده فأحدق بهم،كلما ذهب واحد منهم يصرف بصره عنها،ركزه الشيطان بجنوده،فما يزالون يلعبون حتیٰ يتفرقوا كالكلاب اجتمعت علیٰ جيفة،فأكلت منها حتیٰ،ملأت بطونها ثم تفرقت".

وفی فتاویٰ النووی:الشطرنج حرام عند أكثر العلماء،وكذا عندنا أن فوت صلاة عن وقتها، أولعب بها علیٰ عوض،فإن انتفیٰ ذلک كره عند الشافعی رحمه الله تعالیٰ،وحرام عند غيره"،اه.(الزواجرعن اقتراف الكبائر)(۴)

اس عبارت سے امام شافعی کا مذہب معلوم ہوگیا،ہر شخص کو اس سے بچنا لازم ہے،مؤذن کو اور بھی پرہیز ضروری ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی،مظاہر علوم سہارنپور۔۹/ربیع الاول ۱۳۷۰ھ۔
الجواب صحیح:سعید احمد غفرلہ۔(فتاویٰ محمودیہ:۴۴۰/۵-۴۴۱)

== عالماً بالسنن والأوقات".(رد المحتار،كتاب الصلاة،باب الأذان: ۳۹۳/۱،سعيد)(وكذا فی فتح القدير،كتاب الصلاة،باب الأذان: ۲۴۷/۱،مصطفی البابی الحلبی مصر)

(۱) ولأن المؤذن مؤتمن قال صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:"الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن،اللّٰهم أرشد الأئمة واغفرللمؤذنين"(المبسوط للسرخسی،كتاب الصلاة،باب الأذان: ۲۷۸/۱،المكتبة الغفارية كوئٹه)

(۲) ("وكره تحريماً اللعب بالنرد،وكذا الشطرنج...لقوله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :"كل لهوحرام إلا ثلاثة:ملاعبته أهله وتأديبه لفرسه ومناضلته بقوسه".(الدرالمختار)

وفی رد المحتار:"(قوله:والشطرنج)وإنماكره؛لأن من اشتغل به ذهب عناؤه الدنيوی،وجاءه العناء الأخروی، فهوحرام وكبيرة عندنا، وفی إباحته إعانة الشيطان علی الإسلام والمسلمين،كما فی الكافی والقهستانی".(كتاب الحظروالإباحة،فصل فی البيع: ۳۹۵/۱،سعيد)

(۳) "أما الشطرنج فلشبهة الأختلاف شرط واحد من ست،فلذا قال:أو يقامربشطرنج أويترک به الصلاة الخ".(الدرالمختار)"والحاصل أن العدالة إنما يسقط بالشطرنج إذا وجد واحد من خمسة:القمار،وفوت الصلاة بسببه،وإكثار الحلف عليه،واللعب به علی الطريق،كما فی فتح القدير،أويذكرعليه فسقاً،كما فی شرح الوهبانية،بحر،كذا فی الهامش".(رد المحتار،كتاب الشهادات،باب القبول وعدمه: ۴۸۲/۵-۴۸۳، سعيد)

(۴) الزواجر عن اقتراف الكبائر،كتاب الشهادات،الكبيرة الخامس والأربعون بعد الأربع مائة: اللعب بالشطرنج عند من قال بتحريمه: ۲۳۲/۲-۲۳۳،دارالفكر،بيروت/الكبائرللذهبی،فصل: ۹۰/۱.انيس

ظالم کی اذان کا حکم:

سوال: ایک شخص جوخود بھی ظالم ہے اوراس کے بیٹے بھی ایک جرم کی پاداش میں گرفتار ہوگئے ہیں، ان کی رہائی کے لئے اس نے رشوت دی اوران کو رہا کروایا۔ یہ شخص مستقل طور پر ایک مسجد کا مؤذن بھی ہے، کسی کو اذان کہنے نہیں دیتا، کیا اس شخص کی یہ اذان صحیح ہے؟

الجواب

ظلم کرنا اور رشوت دینا امور فسقیہ میں سے ہے، ایسے شخص کی اذان مکروہ تحریمی ہے، البتہ ایسی اذان پر نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ واجب الاعادہ ہے، جبکہ ایسی اذان پر نماز با جماعت بھی پڑھی جاسکتی ہے؛ تاہم اذان کا دوبارہ پڑھنا مستحب ہے۔

قال الحصكفي:(ويكره أذان جنب وإقامته وإقامة محدث)لا أذانه على المذهب(و)أذان (امرأة)وخنثٰى و(فاسق)ولوعالماً لكنه أولٰى بإمامة وأذان من جاهل تقى...(ويعاد أذان جنب) ندباً.

قال ابن عابدين(يعاد أذان جنب):زاد القهستاني والفاجروالراكب والقاعد،الخ). (رد المحتار،باب الأذان:۱/۳۹۲-۳۹۳)(۱)(فتاویٰ حقانیہ:۳/۴۷)

(۱) قال ابن نجيم تحت هذاالقول(وكره أذان...والفاسق):وأما الفاسق فلأن قوله لايوثق به ولايقبل فى الأمور الدينية ولايلزم أحدًا فلم يوجد الإعلام ...صرح بكراهة أذان الفاسق ولايعاد فالإعادة فيه ليقع علٰى وجه السنة.(البحرالرائق:۱/۲٦۳،باب الأذان)ومثله فى فتح القدير:۱/۳۲۰،باب الأذان)

﴿قُلْ اِنَّمَاحَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَمِنْهَاوَمَابَطَنَ وَالاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَيْرِالْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَالَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَاناًوَاَنْ تَقُولُواعَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾.(سورة الأعراف:۳۳)

﴿وَالْبَغْیَ بِغَيْرِالْحَقِّ﴾أى الظلم المجاورللحد والاستطالة على الناس.(فتح البيان ،تفسيرسورة الأعراف:٤/۳۳۷)/فتح القدير للشوكاني:۲/۲۲۹)

عن أبى ذر عن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم فيماروى عن الله تبارك وتعالىٰ أنه قال:ياعبادى إنى حرمت الظلم على نفسى وجعلته بينكم حراماًفلاتظالموا،الخ.(الصحيح لمسلم،باب تحريم الظلم (ح:۲۵۷۷)/جامع معمربن راشد،باب الذنوب (ح: ۲۰۲۷۲)/الأدب المفرد،باب الظلم ظلمات (ح: ٤۹۰)/مسندالبزار،أبوإدريس الخولانى عن أبى ذر(ح:٤۰۵۳)

عن قتادة أوالحسن أوكليهما،قال:الظلم ثلاثة،ظلم لايغفر،وظلم لايترك،وظلم يغفر،فأماالظلم الذى لايغفر، فالشرك باللّٰه،وأماالظلم الذى لايترك،فظلم الناس بعضهم بعضاً،وأماالظلم الذى يغفر،فظلم العبدنفسه فيمابينه وبين ربه.(جامع معمربن راشد،باب الذنوب (ح:۲۰۲۷٦)/مسندأبى داؤدالطيالسى،يزيدبن أبان عن أنس (ح:۲۲۳)انيس)

عن عبدالله بن عمرقال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:لعنةالله على الراشى والمرتشى.(سنن ابن ماجة،باب التغليظ فى الحيف والرشوة (ح:۲۳۱۳)/شرح مشكل الآثار(ح:۵٦۵۷)انيس)

مؤذن کے ساتھ ظلم وزیادتی:

سوال: اگر کوئی مؤذن کسی وقت کی اذان مقررہ وقت گزر جانے اور نماز کا وقت قریب آجانے پر بے وضو...... کہہ دے اور باز پرس پر یہ جواب دے کہ آج کی فلاں اذان وقت کی تنگی کی وجہ سے بے وضو دیا ہوں، جب کہ میری عادت بلا وضو کہنے کی نہیں ہے، بلکہ وضو کر کے ہی اذان دیتا ہوں، اس جواب پر مسجد کے منتظم حضرات سخت کلامی اور سخت گفتگو کرتے ہوئے گریبان کشی اور ہاتھا پائی کا سلوک مؤذن کے ساتھ کریں تو کیا ان لوگوں کا یہ فعل از روئے شرع جائز ہے، اگر جائز نہیں ہے تو ایسے شخص کا خدا کے یہاں کیا حشر ہوگا جس نے بہانہ بنا کر مؤذن کو مارا؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

یہ مؤذن کے ساتھ زیادتی اور ظلم ہے، اس سے معافی مانگ کر اس کو راضی کیا جائے، ورنہ آخرت کا وبال سر پر رہے گا، دنیا میں بھی بدلہ ملنے کا اندیشہ ہے۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند۔ ۲۹/۲/۱۳۹۶ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۴۰۷/۵)

زنخے کی اذان واقامت کیسی ہے:

سوال: ایک شخص زنخا ہے، نہ مرد ہے نہ عورت ہے اور وہ اذان وتکبیر کہتا ہے، کیا اس کی اذان وتکبیر از روئے شرع درست ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ

اگر وہ خنثیٰ مشکل نہیں ہے اور مرد کی علامت اس کی موجود ہے تو اذان وتکبیر کہنا اور مردوں کی صف میں کھڑا ہونا اس کا جائز ہے۔(۲) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۱۳/۲)

---

(۱) ویجوز الأذان والإقامة علی غیر وضوء.(المبسوط للسرخسي،الأذان والإقامة علی غیر وضوء: ۱۳۱/۱)

عن إبراهیم قال: کانوا لایرون بأساًأن یؤذن المؤذن علی غیر وضوء.(مصنف عبدالرزاق،باب الأذان علی غیروضوء (ح: ۱۸۰۱)

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَمِنْهَاوَمَابَطَنَ وَالاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِالْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِکُوا بِاللّٰهِ مَالَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًاوَاَنْ تَقُولُوا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾.(سورة الأعراف: ۳۳)انیس)

(۲) ویکره أذان جنب،الخ،وأذان امرأة وخنثی.(الدرالمختار علی هامش ردالمحتار،باب الأذان: ۳٦٤/۱، ظفیر)

وأما بیان مایعرف به أنه ذکرأو أنثی،فإنمایعرف ذلک بالعلامة،وعلامة الذکورة بعدالبلوغ نبوت اللحیة وإمکان الوصول إلی النساء،وعلامة الأنوثة نهودالثديين کثديي المرأة ونزول اللبن فی ثدییه والحیض والحبل، وإمکان الوصول إلیها من فرجها ، لأن کل واحد مماذکرنایختص بالذکورة و الأنوثة، ==

مرتکب کبائر کا اذان دینا:

سوال: نسبندی کرانے والے، ویڈیو، سینما دیکھنے والے اور داڑھی منڈانے والے یا ایک مشت سے کم کرنے والے کا اذان دینا کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اپنی رضا وخوشی سے نسبندی کرانے والے، نیز اس کے بعد جن کا ذکر ہے، ان کا مؤذن مقرر کرنا ٹھیک نہیں؛(۱) اس لیے کہ یہ منصب عالی ہے اور ان کے مؤذن مقرر کرنے کو فقہاء نے مکروہ فرمایا ہے، البتہ جب ان کی اذان بکراہت ادا ہوجائے گی تو ان کی اذان پر بنا کر کے جماعت کر لینا صحیح ہوجائے گا۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دار العلوم دیو بند، سہارنپور، ۲/۸/۱۴۱۱ھ۔

الجواب صحیح: حبیب الرحمٰن خیرآبادی، محمد ظفیر الدین مفتاحی، کفیل الرحمٰن۔ (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۲۱۵)

جس نے نسبندی کرالی ہو اس کو مؤذن رکھنا:

سوال: ہماری مسجد کے مؤذن نے عرصہ ہوا اپنی نسبندی (خصی) کروالی تھی، مؤذن کا کہنا ہے کہ میں نے لاعلمی کی بنا پر اپنی نسبندی کروائی، اس صورت میں ایسے مؤذن کا اذان دینا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــ

خصی ہونا اولاد سے محرومی اور بیزاری اور کفران نعمت ہے، یہ فعل نصاً حرام بھی ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے معصیت سے بچنے اور دنیا داری سے بے فکر

== فكانت علامة صالحة للفصل بين الذكر والأنثى. وأما العلامة في حالة الصغر فالمبال لقوله عليه الصلاة والسلام: "الخنثى من حيث يبول" فإن كان يبول من مبال الذكور فهو ذكر، وإن كان يبول من مبال النساء وهو أنثى، وإن كان يبول منهما جميعاً يحكم السبق لأن سبق البول من أحدهما يدل على أنه هو المخرج الأصلي وأن الخروج من الآخر بطريق الانحراف عنه. وإن كان لا يسبق أحدهما الآخر، فيتوقف أبو حنيفة رحمه الله، وقال: هو خنثى مشكل، وهذا من كمال فقه أبي حنيفة لأن التوقف عند عدم الدليل واجب. (بدائع الصنائع، فصل في بيان ما يعرف به الخنثى أنه ذكر أو أنثى: ۷/۳۲۷-۳۲۸. انيس)

(۱) وأما خصاء الآدمي فحرام. (الدر المختار على صدر رد المحتار، فصل في البيع: ۶/۳۸۸. انيس)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا خصاء في الإسلام ولا بنيان كنيسة. (الأموال لابن زنجويه، باب ما جاء فيما يجوز لأهل الذمة، الخ (ح: ۳۹۸)/ السنن الكبرىٰ للبيهقي، باب كراهية خصاء البهائم، بلفظ: لا إخصاء في الإسلام ولا بنيان كنيسة (ح: ۱۹۷۹۳) انيس)

ہوکر خدا کی عبادت میں مشغول رہنے کے مقصد سے خصی ہونے کی خواہش ظاہر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہیں دی اور قرآن شریف کی آیت تلاوت فرمائی:

"یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لاَ تُحَرِّمُوْا طَیِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلاَ تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لاَ یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ"

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے لئے حلال کیں ہیں، ان پاکیزہ چیزوں کو حرام مت کرو اور حدود سے آگے مت نکلو، بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔(الصحیح للبخاری: ۷۵۹/۲)(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ خصی ہونا یعنی قطع نسل کا عمل بہ نص قرآنی حرام ہے اور حدود اللہ سے تجاوز ہے، لہذا یہ عمل بالاتفاق حرام ہے۔(عمدہ القاری شرح صحیح البخاری)(۲)

اور فقہا نے بھی لکھا ہے:

أما خصاء الآدمی فحرام. (الدر المختار مع ردالمحتار: ۳۴۲/۵، کتاب الحظر والإباحة/الفتاویٰ الهندية: ۲۳۷/۶)

یعنی انسان کا خصی ہونا حرام ہے۔

صورت مذکورہ میں موذن کی لاعلمی کا عذر مسموع نہ ہونا چاہئے، فی زمانا خصی ہونے کی قباحت عام ہوچکی ہے، ہر ایک شخص اس سے واقف ہے، لہذا برضا ورغبت خصی ہونا باعث صد نفریں ہے، مبدل فطرت ومغیر خلق اللہ بھی ہے اور عوام وخواص کی نظر میں بھی یہ عمل قابل مذمت ہے۔ لہذا ایسے مخدوش آدمی کو مؤذن کا عالی منصب عطا کرنا یا اس معزز منصب پر قائم رکھنا خالی از کراہت نہیں، مسجد کی صفائی کی خدمت سپرد کی جاسکتی ہے۔ ہاں کسی وقت مؤذن نہ ہوتو اذان دے سکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ۳۶۲/۶-۳۶۳)

نسبندی کرانے والے کی اذان:

سوال: ہمارے محلّہ میں ایک صاحب ہیں جنہوں نے دوشادیاں کیں اور دونوں بیویوں سے اولاد بھی ہیں۔

---

(۱) قال عبداللّٰه: کنا نغزو مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ولیس لنا شیء ، فقلنا: ألا نستخصی؟ فنهانا عن ذلک ثم رخص لنا أن ننکح المرأة بالثوب ثم قرأ علینا ﴿یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لاَ تُحَرِّمُوْا طَیِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلاَ تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لاَ یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ﴾(سورة المائدة: ۸۷). (الصحیح للبخاری، کتاب النکاح، باب مایکره من التبتل والخصاء (ح: ۵۰۷۵)/الصحیح لمسلم، باب نکاح المتعة وبیان أنه أبیح ثم نسخ (ح: ۱۴۰۴)/السنن الکبریٰ للنسائی، قوله تعالیٰ: لاتحرموا طیبات ما أحل اللّٰه، الخ (ح: ۱۱۰۸۵)/مسند أبی یعلیٰ الموصلی، مسند عبداللّٰه بن مسعود (ح: ۵۳۸۲) انیس)

(۲) فدل علی أنه حرام فی الآدمی صغیرًا کان أو کبیرًا لأن فیه تغیر خلق الله تعالیٰ، ولما فیه من قطع النسل وتعذیب الحیوان. (عمدة القاری شرح الصحیح للبخاری، باب قول الرجل لأخیه: انظر أی زوجتی شئت (ح: ۱۷۰۵): ۷۱/۲۰. انیس)

لیکن اس وقت جب اندرا گاندھی کی حکومت تھی اور حکومت کی حکمت عملی یہ تھی کہ نسبندی کرانے والے کو کچھ بیگھہ کھیت اور کچھ نقدی مال دیا جائے گا۔ لہٰذا موصوف نے لوگوں سے کہا کہ اب اولاد بھی کافی ہوگئی ہیں اور حکومت کی طرف سے اتنا مال بھی مل رہا ہے۔ لہٰذا اب ہم نسبندی کرالیں اور موصوف نے ایسا ہی کیا۔ بعد میں حکومت کی طرف سے کچھ نہ ملا۔ اس وقت موصوف صوم وصلوٰۃ کے انتہائی پابند ہیں اور گاؤں میں مسجد میں اذان پابندی سے دیتے ہیں۔ کسی عالم دین نے گاؤں والوں کو بتایا کہ موصوف اگر اذان دیتے ہیں، تو اذان نہیں ہوتی ہے اور جس صف میں نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، ان کے دائیں اور بائیں جو نماز پڑھتے ہیں، تو ان کی نماز نہیں ہوتی۔ مزید یہ بھی بتایا کہ اگر وہ حج کے لئے جائیں تو حج بھی ادا نہیں ہوتا ہے؟

هــو الـمـصــوب

مذکورہ عمل سے توبہ کے بعد تمام امور بلا کراہت درست ہوں گے،(۱) اور اذان دینا مکروہ ہوگا اور حج کی ادائیگی درست ہوگی اور اس کے دائیں بائیں کھڑے ہونے والے کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

تحریر: محمد مستقیم ندی۔ تصویب: ناصر علی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۳۶۵/۱)

نسبندی کرانے والے شخص کی اذان:

سوال: زید نے نسبندی کرالی ہے اور وہ ایک عرصہ سے مسجد میں مؤذن ومکبر ہے، کچھ مقتدیوں کا کہنا ہے کہ نسبندی کرانے والے کی اذان واقامت درست نہیں، اس سلسلے میں جون پور کے ایک عالم کا فتویٰ بھی حاصل کرلیا ہے

زید کثیر العیال اور غریب آدمی ہے اس کے پیش نظر اس نے ۸/ سال پہلے نسبندی کرالی ہے اب وہ اپنی غلطی پر نادم ہے اور اس نے توبہ کرلی ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسی صورت میں زید کی اذان وتکبیر درست ہے یا نہیں؟ دلائل کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں؟ بینوا توجروا۔

(۱) ﴿فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِظُلْمِهِ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰه غَفُوْرٌرَحِيْمٌ﴾.(سورة المائدة: ۳۹)

﴿اِلَّامَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاًفَاُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًارَحِيْمًا.(سورة الفرقان: ۷۰)

عن عبداللّٰه بن عمرو أن امرأة سرقت على عهد رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فجاء بهاالذين سرقتهم فقالوا يارسول اللّٰه!إن هذه المرأة سرقتنا،قال قومها:فنحن نفديهايعني أهلها،فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: اقطعوا يدها،فقالوا:نحن نفديهابخمس مائة دينار،قال:اقطعوا يدها،قال:فقطعت يدهااليمنىٰ،فقالت المرأة:هل لي من توبة يارسول اللّٰه؟قال:نعم،أنت اليوم من خطيئتك كيوم ولدتك أمك،فأنزل اللّٰه تعالىٰ في سورة المائدة:فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِظُلْمِهِ.(مسندالإمام أحمد،من مسند عبداللّٰه بن عمرو (۶۶۵۷)انيس)

الجواب ـــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً و مسلماً

عن ابن عباس. رضی اللہ عنهما. قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: " لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراء کم. (رواہ أبوداؤد: ۹٤/۱ (مشکوٰۃ: ۱۰۰/۱) (۱)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جولوگ بہتر ہیں، انھیں اذان دینی چاہئے اورتم میں سے جولوگ تعلیم یافتہ ہوں، انہیں تمہاری امامت کرنی چاہئے۔

اسی وجہ سے حضرات فقہا نے لکھا ہے:

ویستحب أن یکون المؤذن صالحا أی متقیا؛ لأنه أمین فی الدین. (مراقی الفلاح: ۱۰٦) (۲)

مستحب یہ ہے کہ مؤذن صالح یعنی متقی ہو۔

اور بلا جبر واکراہ خوشی سے نسبندی کرانا حرام ہے۔

﴿لاَ تَقْتُلُوْا اَوْلاَدَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلاَقٍ﴾ (۳)

اور مرتکب حرام فاسق ہے۔

ومرتکب الحرام فاسق. (الطحطاوی: ۲۷) (۴)

اور فاسق کی اذان مکروہ ہے۔

وکرہ أذان جنب (إلیٰ أن قال:) فاسق. (تنویر الأبصار: ۲٦۳/۱) (۵)

اور فاسق اگر توبہ کر لے تو پھر کراہت ختم ہو جائے گی۔

ونظیرہ فی باب السلام: ولایسلم علی الشیخ الممازح والکذاب (إلیٰ أن قال) أویطیر الحمام مالم تعرف توبتهم ... وظاهر قوله (مالم تعرف توبتهم) أن المراد کراهة السلام علیهم فی غیر حالة مباشرة المعصیة. (ردالمحتار: ٤۱٤/۱، مطلب المواضع التی یکرہ فیها السلام) (٦)

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لاَ یَغْفِرُ أَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ﴾ (سورۃ النساء: ٤۸)

وأما التائب فمعفو من اللہ تعالیٰ ألبتة فضلا منه لاوجوبا علیه سواءً کان شرکا أوغیرہ من

---

(۱) سنن أبی داؤد، باب من أحق بالإمامة (ح: ۵۹۰) / سنن ابن ماجة، باب فضل الأذان و ثواب المؤذنین (ح: ۷۲٦) انیس

(۲) مراقی الفلاح، کتاب الصلاة، باب الأذان: ۱۳۱، مصری

(۳) سورۃ الإسراء: ۳۱۔

(۴) الطحطاوی علی المراقی: ۲۷، مصری

(۵) الدر المختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الأذان: ۲٦۳/۱، نعمانیة، دیوبند

(٦) ردالمحتار علی الدر، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیها، مطلب المواضع التی یکرہ فیها السلام: ٤۱٤/۱، نعمانیه، دیوبند

الصغائر والكبائر هذا هو مذهب أهل السنة والجماعة. (التفسيرات الأحمدية: ۱۰۹)(۱)

حاصل کلام یہ ہے کہ شخص مذکور نے جب توبہ کرلی ہے تو اب اس کی اذان جائز ہے، وہ اذان دے سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ حبیب اللہ القاسمی غفرلہ، ۱۴۰۳/۲/۴۔ الجواب صحیح: محمد حنیف غفرلہ۔

صح الجواب بلاشک وارتیاب: بندہ عبدالحلیم عفی عنہ۔ (فتاویٰ ریاض العلوم: ۲/۲۹۲-۲۹۴)

ولدالزنا کی اذان:

ایک شخص جو کہ ولدالزنا (حرامی) ہے لیکن نمازی ہے، اس کا اذان پکارنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

ولدالزنا (حرامی) کا اذان پکارنا جائز و درست ہے۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی۔ ۲۰/۱۰/۱۳۶۸ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۱۱۹)

فوٹو گرافر کے اذان یا تکبیر کہنے سے نماز مکروہ نہیں ہوتی:

سوال: زید فوٹو گرافی کا کام کرتا ہے اور پابندی کیساتھ نماز پڑھتا ہے۔ بکر کہتا ہے کہ زید کا یہ پیشہ فوٹو گرافی درست نہیں ہے اسلئے نماز میں زید کے تکبیر پڑھنے سے نماز مکروہ ہوتی ہے، یہ صحیح ہے یا نہیں؟

(المستفتی نمبر: ۷۹۸، محمد یاسین دہلی۔ ۱۶/ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ، م ۱۱/ مئی ۱۹۳۶ء)

الجواب ــــــــــــــــ

تصویر اور فوٹو بنانا بے شک ناجائز ہے، (۱) یعنی جاندار کے فوٹو تصویر کے ہی حکم میں ہے، مگر زید کے اذان یا اقامت کہنے سے نماز میں کراہت نہیں ہوتی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ (کفایت المفتی: ۳/۵۰)

---

(۱) عن أبي عبيدة بن عبدالله بن مسعود عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: التائب من الذنب كمن لا ذنب له. (سنن ابن ماجة، باب ذكر التوبة (ح: ۴۲۵۰) / الدعاء للطبراني، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: التاب، الخ (ح: ۱۸۰۷) / مسند الشهاب، التائب من الذنب كمن لا ذنب له (ح: ۱۰۸) انيس)

(۲) (ويجوز) بلا كراهة (أذان صبي مراهق وعبد)... (و أعمى وولد زنا وأعرابي). (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب الأذان: ۲/۵۹)

عن عطاء بن أبي رباح أنه سئل، أيؤم ولد الزنا؟ قال: نعم، أو ليس منهم من هو أكثر منا صلاةً وصوماً. (الآثار لأبي يوسف، باب السهو (ح: ۲۷۹) / مصنف ابن أبي شيبة، من رخص في إمامة ولد الزنا (ح: ۶۰۹۲)

عن حماد قال: سألت إبراهيم عن ولد الزنا والأعرابي والعبد والأعمى هل يؤمون؟ قال: نعم، إذا أقاموا الصلاة. (مصنف عبدالرزاق الصنعاني، باب هل يؤم ولد الزنا (ح: ۳۸۳۸)

==

سنیما دیکھنے اور قوالی سننے والے کی اذان واقامت:

سوال: ایک شخص نمازی ہے، مگر سنیما بینی میں مبتلا ہے اور قوالی سننے کا بھی شوقین ہے، گاہے گاہے وہ اذان اقامت کہے تو کوئی حرج ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

مصلیوں میں اس سے افضل اور پرہیزگار شخص اذان واقامت کہنے والا کوئی موجود ہے تو وہ اذان واقامت کہے اور اگر اس سے کوئی افضل موجود نہیں، تو اس کی اذان واقامت جائز ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ رحیمیہ: ۱۲۸/۸)

پینٹ شرٹ پہن کر اذان دینا:

سوال: اگر کوئی بغیر داڑھی کے پینٹ اور شرٹ پہن کر اذان کہتا ہے، جبکہ داڑھی والے اور شرعی لباس والے موجود ہوں، اس کا اذان کہنا حدیث اور مسئلہ کی رو سے کیسا ہے؟

== عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس على ولدالزنامن وزرأبويه شيء، ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾(سورةالأنعام: ١٦٤). (المستدرك للحاكم، كتاب الأحكام (ح: ٧٠٥٣)انيس)

(۱) عن عائشة. رضى الله عنها. أنها قالت واعد رسول الله صلى الله عليه و سلم جبريل عليه السلام فى ساعة يأتيه فيها فجاء ت تلك الساعة ولم يأته وفى يده عصا فألقاها من يده وقال: ما يخلف الله وعده ولا رسله ثم التفت فإذا جرو كلب تحت سريره فقال: ياعائشة متى دخل هذا الكلب هٰهنا ؟ فقالت: والله مادريت فأمربه فأخرج فجاء جبريل، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: واعدتنى فجلست لك فلم تأت؟ فقال: منعنى الكلب الذى كان فى بيتك، إنا لاندخل بيتا فيه كلب ولاصورة. (الصحيح لمسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان وتحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش ونحوه (ح: ٢١٠٤)

قال النووى: قال أصحابنا وغيرهم من العلماء: تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر، لأنه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور فى الأحاديث وسواء صنعه بما يمتهن أوغيره، فصنعته حرام بكل حال، لأن فيه مضاهاة لخلق الله تعالىٰ وسواء ماكان فى ثوب أوبساط أودرهم أو دينار أو فلس أو إناء أوحائط أوغيرها، وأما تصوير صورة الشجرورحال الإبل وغيرذلك مماليس فيه صورة حيوان فليس بحرام هذا حكم نفس التصوير، وأما اتخاذ المصورفيه صورة حيوان فإن كان معلقاً علىٰ حائط أوثوبا ملبوسا أوعمامة ونحوذلك ممالايعد ممتهنا فهو حرام وإن كان فى بساط يداس ومخدة ووسادة ونحوها ممايمتهن فليس بحرام ولكن هل يمنع دخول ملائكة الرحمة ذلك البيت؟ فيه كلام نذكره قريباً إن شاء الله، ولافرق فى هذا كله بين ماله ظل ومالاظل له، هذا تلخيص مذهبنا فى المسألة، وبمعناه قال جماهير العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم وهومذهب الثورى ومالك وأبى حنيفة وغيرهم. (النووى شرح الصحيح لمسلم: ١/٢٦٨، انيس)

(۲) حدثنى بعض الشيوخ عن شيخ له قال: رأيت أباالعباس الخضر فقلت: ماتقول فى هذه السماع الذى يختلف أصحابنا؟ فقال: هوالصفاالزلال لايثبت عليه إلاأقدام العلماء. (قوت القلوب فى معرفة المحبوب، ذكرمخاوف المحبين ومقاماتهم فى الخوف: ١٠١/٢)

عن عبدالله بن مسعود قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: الغناء ينبت النفاق فى القلب. (سنن أبى داأد، باب كراهية الغناء والزمر (ح: ٤٩٢٧)انيس)

(۲)　کیا اذان کہلانے کی ذمہ داری امام پر عائد ہوتی ہے یا نہیں؟

هــو المصـوب

(۱)　صورت مسئولہ میں مذکورہ شخص کا اذان کہنا درست ہے؛ لیکن بہتر وافضل یہ ہے کہ اذان کہنے والا متشرع اور دینی اصول وضوابط کا پابند ہو۔(۱)

(۲)　تمام لوگوں پر جو مسجد سے متعلق ہوں، اذان کے نظم کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔(۲)

تحریر: مسعود حسن حسنی۔تصویب: ناصر علی ندوی۔(فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۳۶۵)

(۱)　منها أن يكون تقيا ... ومنها أن يكون عالما بالسنة.(بدائع الصنائع: ۱/۳۷۲)

(۲)　ولاية الأذان والإقامة لمن بنى المسجد وإن كان فاسقا والقوم كارهون له.(البحر الرائق: ۱/۴۴۴)

مؤذن کے اوصاف:

۱۔　مؤذن یعنی اذان دینے والا مرد ہو، عورت اور خنثیٰ کی اذان مکروہِ تحریمی ہے اگر دیدے تو لوٹانا مستحب ہے۔(شامی:۱/۲۶۴)

۲۔　بہتر یہ ہے کہ اذان دینے والا ہوش وحواس اور عقل والا ہو، پاگل، مجنون، بدمست اور نشہ میں نہ ہو، ان لوگوں کی اذان کا شریعت میں اعتبار نہیں ہے ان میں سے کوئی اذان دیدے تو لوٹائی جائے گی۔

۳۔　اذان دینے والا اذان کے ضروری مسائل سے واقف ہو، جاہل ان پڑھ کو اذان کا ثواب نہیں ملتا ہے اس کی اذان خلاف اولیٰ ہے۔(شامی)

۴۔　اذان دینے والا نماز کے اوقات سے پوری طرح واقف ہو اندھا نہ ہو کیوں کہ اس کے لئے وقت جاننا مشکل ہے ہاں اگر کوئی نابینا کسی ذریعہ سے وقت کو اچھی طرح جانے تو اس کی اذان بلا کراہت جائز ہے۔(بدائع)

۵۔　اذان دینے والا ناپاک یا بے وضو نہ ہو پاک رہتے ہوئے وضو کے ساتھ اذان دے ناپاک کی اذان مکروہ ہے تحریمی ہے اس اذان کو دہرانا مستحب ہے اور بے وضو اذان دینا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اس اذان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔(شامی)

۶۔　اذان دینے والے کی آواز بلند تیز وشیریں ہو۔(فتاویٰ نظامية جلد اول از اشعة اللمعات باب كيف الاذان)

خلاصہ یہ کہ مؤذن دیندار نیک، تعلیم یافتہ، احکام دینیہ خصوصاً اذان ونماز کے مسائل، سنن اوقات نماز، صبح کاذب، صبح صادق، زوال، سایہ اصلی، ایک مثل، دومثل، شفق احمر، شفق ابیض وغیرہ کا جاننے والا، بلند آواز، خوش الحان، اذان کے الفاظ صحیح ادا کرنے والا ہونا چاہیے۔ حدیث پاک میں ہے: ﴿ليؤذن لكم خياركم﴾ یعنی تم لوگوں میں جو صالح ہو وہ اذان کہے، سمجھدار، طریقہ سنت سے واقف ہو، اذان صرف اعلان ہی کا نام نہیں ہے؛ بلکہ اذان عبادت بھی ہے، مہتم بالشان اسلامی شعار بھی ہے، اس کو اس کے شایانِ شان طریقہ سے ادا کیا جائے کہ اسلامی شان معلوم ہو اور سامعین کے قلوب متاثر اور متوجہ ہوں اور اس کی برکتیں ظاہر ہوں۔

ہمارے زمانہ میں مؤذنوں میں یہ اوصاف مفقود ہیں ارزاں اور کم تنخواہ والا مؤذن تلاش کیا جاتا ہے، چاہے اذان صحیح پڑھ سکتا ہو، اذان کے الفاظ کہیں دراز؛ کہیں مختصر کر کے اذان کی روح ہی فنا کر دیتا ہو، جس کی وجہ سے اذان لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً اَشہد کو اَشدُ، حی علی الصلاۃ کو حی للصلاۃ، حی علی الفلاح کو حی للفلاح، اللہ کی جگہ آللہ، اکبر کی جگہ اکبار؛ اسی طرح حی کی بڑی حا کی جگہ چھوٹی ہا پڑھا جاتا ہے اور اس طرح کی بہت سی غلطیاں کی جاتی ہیں۔ امام وغیرہ جاننے والے حضرات بھی اصلاح نہیں کرتے۔ اماموں پر اس کی بڑی ذمہ داری ہے۔ اذان دین کی علامتوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ متولیوں کو توفیق دے کہ وہ اس کی اہمیت کو سمجھیں۔(فتاویٰ رحیمیہ:۴/۲۸۶)

مؤذن متبع سنت ہونا چاہیے۔ اذان بہت بڑی امانت ہے، ممنوع چیز سے امانت میں فرق آتا ہے۔(فتاویٰ محمودیہ:۲/۶۷)

۷۔　جو شخص اذان دینے کے باوجود اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات کما کر پوری کر سکتا ہے پھر بھی اذان پر اجرت لیتا ہے تو اس کو اذان کا ثواب نہیں ملے گا اور جو اذان میں مشغول ہونے کی وجہ سے ضروریات پوری نہ کر سکے اور ثواب کے لئے اذان دے اس کو اجرت لینے کے باوجود ثواب ملے گا۔(شامی:۱/۲۶۳)(طہارت اور نماز کے تفصیلی مسائل۔انیس)